WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

ociety.com

یہ خلوص کوئی خلوص ہے کہ دلوں میں ربط بہم نہیں
تمہیں اعتراف ستم نہیں، مجھے اعتبار کرم نہیں
یہ فقط غرور کی بات ہے کہ زبان سے اپنی تم نہ کہو
تمہیں ورنہ اس کی خلش تو ہے کہ تمہاری بزم میں ہم نہیں

''بیٹیوں سے نہیں ان کے نصیب سے ڈر لگتا ہے۔'' نانی اکثر کہتیں تھیں اور وہ سوچتی تھی کہ جن کے ماں باپ نہیں ہوتے۔ نصیب ان کے خراب ہوتے ہیں اور نانی اسے جھڑک کر ایسی دس لڑکیاں دکھاتی تھیں۔ جن کے ماں باپ تھے مگر وہ برے حالوں میں تھیں۔

اس نے ایک نظر اپنے ''حال'' پر ڈالی وہ اس وقت جہاں موجود تھی یہ کمرہ کسی مغلیہ دور کے بادشاہ کے کمرے کا منظر پیش کررہا تھا۔ کمرے کے بیچ و بیچ پڑے بیڈ پر وہ شخص سو رہا تھا جس نے اپنی مرضی سے کل شام اس سے نکاح کیا تھا اور جب اپنے محل جیسے گھر میں اسے لاکر اس نے سب کے سامنے ''مسز عفنان شاہ'' کہہ کر اس کا تعارف کروایا تو سب ہی ساکت رہ گئے۔ اگر کسی کے خیال سے کہ ''عفنان شاہ'' کو اس لڑکی سے کوئی طوفانی قسم کا عشق ہوگیا ہے تو یہ سمجھنے والے کا قصور تھا۔ وہ کوئی حور پری نہ تھی کہ کوئی ایک نظر میں اس سے محبت کر بیٹھتا۔

''جب آئینے پر نظر ڈالو تو یہ دعا مانگو کہ...... اے اللہ جیسی تو نے میری صورت اچھی دی ہے ایسے میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔'' وہ رات کو جب سرمہ آنکھوں میں لگانے شیشے کے سامنے کھڑی ہوتی پیچھے سے نانو کی آواز آتی۔ وہ ہنس پڑتی۔

''نانو اور اگر کسی کی صورت اچھی نہ ہو تو وہ کیا کہے۔'' ایک بار اس نے پوچھا۔

''تو وہ کہے کہ میرے اخلاق میری صورت کے جیسے نہ ہو کیونکہ میرے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے قیامت کے روز خوش اخلاقی سے زیادہ وزنی کوئی چیز میزان میں نہ ہوگی۔'' وہ فوراً بولیں تھیں۔ اس نے ایک نظر شیشے پر ڈالی شیشہ اسے کہتا تھا وہ خوب صورت ہے لیکن آج اس کی اس خوب صورتی کو گرہن لگا ہوا تھا۔ خوف کا گرہن، غیر محفوظ ہونے کا گرہن، اجنبی لوگوں کے رویوں کے بُرے ہونے کا اندیشوں کا گرہن۔

''آنکھوں کی اگر سو بیماریاں ہیں تو ننانوے رات کو آنکھوں میں سرمہ لگنے سے ختم ہوجاتی ہیں۔'' نانی ٹھیک کہتی تھیں وہ اکثر فاقے بھی کرتی تھی مگر آنکھوں نے کبھی کچھ ظاہر نہیں کیا تھا اور شاید اس نے بیس دن سے رات کو سرمہ نہیں لگایا تھا اور وہ آنکھیں اسے صدیوں کا بیمار ظاہر کررہی تھیں۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل کو مکمل طور پر دیکھا وہاں جو کچھ تھا مردانہ تھا اور اس میں سرمہ نہیں تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لے کر ایک نظر پھر عفنان شاہ کو دیکھا وہ اسی طرح گہری نیند میں تھا۔

''پارس وہ تجھے یہاں تک لے آیا اب آگے کا راستہ تو خود طے کرلے۔'' وہ فجر سے اٹھی ہوئی تھی اور اب ساڑھے نو بجے تھے وہ کمرہ اسے قید خانہ لگ رہا تھا وہ ہمت کرکے اٹھی اور کمرے سے باہر آگئی اسے لگا تھا اس محل کے شہزادے کی طرح باقی سب بھی سو رہے ہوں گے مگر اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب گھر کے وہ سب افراد جو کل اس سے ملے تھے ناشتے کی ٹیبل پر تھے۔

''تم......!'' وہاں موجود لوگوں کو بھی جھٹکا لگا مگر بولی صرف چچی تھیں۔ اس نے کل کوئی گھونگھٹ نہیں کیا ہوا تھا

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

سو اس مختصر سی فیملی کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔
''کل عفنان شاہ مجھ سے نکاح کر کے مجھے لائے تھے۔'' ان کی حیرت پر اسے لگا وہ اسے پہچانی نہیں' وہ ایک دن کی دلہن بھی لیکن وہ دلہن نہیں جو سر آنکھوں پر بیٹھائی جاتی بلکہ بڑی عجیب سی دلہن تھی۔ جس کے دلہن بننے میں خود اس کی مرضی بھی شامل نہیں تھی۔ ایک چھوٹے سے علاقے کی تنگ گلیوں کے ایک کمرے والے گھر میں رہنے والی لڑکی نے کبھی اس محل کے خواب تک نہیں دیکھے تھے کجا کے اس گھر میں بیاہ کر آنا۔

''عفنان شاہ لایا تھا ناں...... پھر اس کے بغیر تم یہاں کیا کر رہی ہو۔'' انہوں نے نخوت سے کہا۔ باقی سب کے چہرے ہر قسم کے رنگ سے عاری تھے۔ البتہ عفنان شاہ کی ماں کے چہرے پر بہت گہرے صدمے کے تاثرات تھے۔

''معذرت کے ساتھ کہتی ہوں کہ آپ مجھ سے یوں بیزار مت ہوں۔ میں عفنان شاہ کے ساتھ نکاح کر کے آئی ہوں اس نے مجھے اغوا نہیں کیا اور میری تربیت میں مجھے یہ بات تو کبھی بتائی ہی نہیں گئی کہ چار دیواری اور شوہر کے ساتھ گھر بنتا ہے۔ میں نے تو یہی سمجھا یہی جانا کہ گھر رشتوں سے بنتا ہے اور میں وہی بنانے کے لیے عفنان شاہ سے پہلے کمرے سے نکل آئی حالانکہ سوگ تو مجھے کرنا ہے۔ ابھی میری نانی کو مرے تین دن بھی نہیں ہوئے اور رہ گئی بات اس دکھ کی کہ عفنان شاہ نے کس لڑکی سے شادی کر لی تو میں یا عفنان شاہ اس کے لیے مجبور ہیں کل جب وہ گھر سے نکلا ہوگا تو یقیناً اسے خبر نہیں ہوگی کہ آج وہ کسی سے شادی کرنے والا ہے جیسے مجھے پتہ نہیں تھا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے اس نے مجھے راستے میں بتایا کہ وہ بھی شادی نہ کرنے کا ارادہ کر چکا تھا ارادہ تو کچھ ایسا ہی میرا بھی تھا کہ مجھے اپنی ساری عمر نانو کی خدمت کرنی ہے۔ شادی کبھی نہیں کرنی مگر حضرت علیؓ کا قول ہے۔''میں نے خدا کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا۔'' لمحہ بھر میں ہمارے مضبوط ارادے مٹی کے پتلے کی طرح ڈھے گئے۔

لمحہ بھر میں ہم دونوں ایک دوسرے سے یکسر اجنبی لوگ زندگی بھر کے ساتھی بن گئے۔ یہ تو ہمارے شعور کو بھی سن کر دینے والے حادثہ ہے اس کے لیے ہم کوئی وضاحت آپ کو نہیں دے سکتے۔ ہاں میری نانو نے مجھے ہمیشہ ہی سکھایا تھا کہ جس گھر میں بھی بیاہ کر جانا وہاں بہو نہیں بیٹی بھابی نہیں بیوی نہیں دوست بن کر جانا اور یہ میں آپ کو بن کر دکھاؤں گی ان شاءاللہ۔'' وہ خود بظاہر جتنی شکستہ حال تھی اس کے ارادے اتنے مضبوط تھے۔ ٹیبل پر بیٹھے سب ہی نفوس نے اسے بڑے غور سے دیکھا۔

''کلثوم اس لڑکی کو قبول کر لو تمہارا بیٹا ہیرا ڈھونڈ لایا ہے۔'' عالم شاہ مسکرائے۔

''سب کو کیا کہیں گے کہ وہ راہ چلتی لڑکی سے ہمدردی میں شادی کر کے گھر آ گیا اور ہم نے اس لڑکی کو اٹھا کر سر پر بٹھا لیا۔'' چچی نے غصے سے جیٹھ کو دیکھا۔

''وہ تو بچپن سے ہی ایسا ہے اپنی من مانی کرنے والا اب اسے دیکھیں یا اس معصوم بچی کو دیکھیں اور پھر شاید اس نے پہلی بار کوئی نیک کام کیا ہے۔'' عفنان شاہ کے پاپا اس کے طرف دار تھے۔

''کام بھی ایسا جس سے انہیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا الٹا نقصان۔'' چچی کی اکلوتی بیٹی طوبیٰ شاہ نے ناک سکیڑی۔

''الٹا نقصان۔'' عفنان شاہ سے چھوٹا ولید شاہ اپنے ماں باپ دونوں کا لاڈلا بری طرح سے چونکا۔

''ایک سے بڑھ کر ایک خوب صورت اور ماڈلز ان کی راہ میں پلکیں بچھاتی ہے اور انہوں نے شادی کر لی تو کس سے۔ جس سے وقت گزارنے کے لیے بات بھی کرنے کو دل نہیں چاہے۔'' اس نے یہ سمجھ کر کہ وہ لڑکی انگلش نہیں سمجھتی ہوگی (بظاہر شکل سے تو وہ ایسی ہی لگتی تھی) انگلش میں کہا ولید شاہ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

''دیکھو کلثوم وہ تمہارا پہلا بیٹا تم سے ایک طویل دوری پر ہے اگر ہماری سوسائٹی کی کوئی لڑکی آ جاتی تو وہ ہمارے بیٹے کو ہم سے مزید دور لے جاتی۔ شاید اللہ عفنان شاہ کو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

iety.com

اس لڑکی کے ذریعے تمہارے قریب لانا چاہتا ہے۔ تبھی تو دیکھو جونہی تم نے اپنی سوسائٹی کی ایک لڑکی اس کے لیے فائنل کی وہ جو ہر لڑکی سے شادی سے انکاری تھا آناً فاناً نکاح کرآیا۔ رب کے ہر کام میں ہمارے لیے بہتری ہوتی ہے۔ تم ایک بار تو آگے بڑھ کر اپنی بہو کو گلے لگاؤ۔ تھوڑا سا دل بڑا کرلو بچی کے لیے۔" عالم شاہ ایک معروف بزنس مین ہمیشہ سے ہی ایسے حساس اور نرم دل تھے اور ولید شاہ ان کی کاپی تھی تو وہ ماں باپ کا لاڈلا تھا۔ البتہ عفنان شاہ بالکل الٹ تھا۔ وہ گھر والوں سے بہت فاصلے پر تھا اور یہ فاصلہ بچپن سے ہی شروع ہوا تھا۔ جب عفنان شاہ بہت بیمار ہوگیا تھا اور اس کے علاج کے لیے امریکہ لے گئے تب ولید ہونے والا تھا۔

کلثوم اتنا لمبا سفر کر نہیں سکتی تھی۔ مجبوراً عالم شاہ کو اکیلے ہی جانا پڑا وہاں عفنان شاہ کے ماموں کلثوم کے بھائی، بھابی نے اسے سنبھالا۔ یہاں کچھ ایسی پیچیدگیاں ہوگئیں کہ عالم شاہ کو کلثوم کے پاس آنا پڑا۔ جب تک یہاں سب کچھ ٹھیک ہوا اور کلثوم تقریباً تین ماہ کے ولید کو لے کر وہاں گئیں تو انہیں اندازہ ہوا۔ ان کا پانچ سال کا عفنان ان کے بجائے تین ماہ میں ان کی بھابی سے بہت مانوس ہوگیا ہے۔ زبردستی واپس لانے پر وہ یہاں پھر بیمار پڑ گیا تو انہوں نے اسے بھائی بھابی کو ہی دے دیا۔ وہ سولہ سال کا ہوا تو بھائی بھابی کار ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ عفنان شاہ ان کے پاس آ گیا لیکن ان سے بہت دور تھا اور یہ دوری ہمیشہ رہی۔

وہ کس مزاج کا تھا۔ وہ آج تک سمجھ نہیں پائی تھیں۔ وہ گھر والوں سے کبھی کوئی بات شیئر کرتا ہی نہیں تھا۔ گھر اس کے لیے شاید کوئی قید خانہ تھا یا پھر کوئی مسافر خانہ جہاں وہ کبھی پابندی سے راتیں گزار لیتا اور کبھی کئی کئی دن پلٹ کر نہیں آتا تھا۔ بعض اوقات تو وہ بھول ہی جاتی تھیں کہ وہ ان کا سگا بیٹا ہے۔ وہ یک دم اپنی جگہ سے اٹھیں اور اس لڑکی کی طرف آ گئیں۔ شاید اللہ عفنان شاہ کو اس لڑکی کے ذریعے ان کے قریب لانا چاہتا تھا۔ وہ ناشکرا پن نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیا نام ہے تمہارا۔" وہ جو جانے لگی تھی چونکی۔

"پارس۔"

"میں عفنان شاہ کی مما ہوں۔ اس نے شاید ہی کبھی کہا ہو لیکن تم ضرور کہنا۔"

"آؤ بیٹا بیٹھو ناشتہ کرو ہمارے ساتھ۔" عالم شاہ مسکرا کر بولے۔ کلثوم نے نہایت عزت، احترام سے اسے عفنان شاہ کی کرسی پر بٹھایا۔

"بڑی تائی یہ لڑکی ٹیبل مینرز سے آگاہ ہوگی۔" طوبیٰ شاہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"طوبیٰ جسٹ شٹ اپ۔" ولید شاہ نے اسے گھورا۔

"آپ اپنے بیٹے سے پوچھ لیں کہ وہ کب تک فارغ ہوں گے۔ تاکہ ہم ان کے ولیمے کے لیے کوئی ریسپشن وغیرہ رکھ لیں تاکہ سب کو معلوم ہوجائے کہ صاحبزادے شادی کرچکے ہیں۔" کلثوم نے یک لخت عالم شاہ کو مخاطب کیا۔

"کلثوم شاہ تھوڑا انتظار کریں۔ ابھی اس بچی کی حالت ایسی نہیں ہے۔ اس کی نانی کے انتقال کو ابھی بہتر گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔ ہم بات بعد میں سوچیں گے۔" وہ مسکرا کر بولے۔

"ارے نہیں ابھی تو مجھے اپنی بہو کے لیے خاصی تیاری کرنی ہے۔ میں خود کل پرسوں تک مینج نہیں کرسکتی میں تو آپ کے بیٹے کی فراغت کا پوچھ رہی ہوں۔" وہ بھی مسکرادیں۔

"شرف الدین صاحب ناشتہ لے آئیں میرے لیے۔" سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس نے آواز لگائی۔ سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ سوائے اس کی نئی نویلی دلہن کے۔

"جی صاحب جی۔" چند لمحوں میں ہی ان دونوں کا ناشتہ ان کے سامنے لگنے لگا۔

"محترمہ پارس جی آتے ہی میری کرسی پر قبضہ کرلیا۔"

"قبضے کا کیا سوال آپ کی ہر چیز اب میری ہی ہے

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

ociety.com

جیسے آپ کے مما پاپا اب میرے بھی مما پاپا ہیں۔" اس کا انداز بڑا نارمل سا تھا چہرے پر کسی قسم کی مسکراہٹ جھجک شرم کچھ نہیں تھی۔

"واؤ میرے ماں باپ پر قبضہ۔" اس کے یوں کہنے پر باپ نے فوراً ماں کو دیکھا اور ماں نے اس کی واپسی کی امید کو مضبوط کرلیا۔

"او کے بائے۔" ناشتے کے بعد بنا کسی کو مخاطب کیے وہ اٹھ کر چلا گیا۔

چچی نے فوراً اس نئی نویلی دلہن کو دیکھا جو پہلے کی طرح اطمینان سے ناشتے میں مصروف تھی۔ انہوں نے گہرا سانس لیا۔

❀ ❀ ❀ ❀

"میں اندر آجاؤ بیٹا۔" ناشتے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ ابھی وہ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کہ مما نے اندر جھانکا۔

"مما پلیز ایسے تو نہ پوچھیں۔" وہ یک دم سے کھڑی ہوئی۔

"میں ابھی کچھ دیر پہلے بھی آئی تھی تب آپ نماز ادا کررہی تھیں۔" وہ مسکرا کر اندر آگئیں۔ ان کے پیچھے ملازمہ بھی کافی شاپر پکڑے ہوئے۔

"اسے رکھ دو اور آپ جاؤ۔" انہوں نے ملازمہ سے کہا تو وہ شاپر رکھ کر چلی گئی۔

"عالم کہہ رہے ہیں آپ کو یہ اچھا نہیں لگے گا مگر بیٹا معاف کرنا اپنی یہ ایک دن کی بہو مجھے یوں اچھی نہیں لگ رہی ہے۔ آپ زیادہ نہیں کرو مگر اپنے ہاتھوں اور ناک میں کچھ پہن لو۔ سہاگن لڑکیوں کے ناک اور ہاتھ کا خالی ہونا اچھا شگن نہیں ہوتا ہے ناں...... بس اسی لیے میں آپ کے لیے یہ چوڑیاں اور لونگ لائی ہوں اور کچھ کپڑے بھی ہیں آپ کے۔" انہوں نے ہیرے کی لونگ اس کی طرف بڑھائی۔ اپنے ہاتھوں سے اسے چین لاکٹ پہنایا، ایک ایک سونے کی چوڑی اس کے ہاتھ میں ڈالی، ہیرے کے ٹاپس تک اس کے کانوں میں خود پہنائے۔

"شہزادیوں جیسے حسن کا کیا کرنا ہاں ان جیسا نصیب ہو تو اچھا ہے۔" وہ باہر سے لوٹ کر آتی تو نانو نظر ضرور اتارتی تھیں اور یہ منظر ان کی پڑوسن خالہ دیکھ لیتیں تو یہ ضرور کہتی تھی۔

"میری تو اپنے رب سے ایک ہی دعا ہے وہ میری شہزادی کے لیے کسی محل والے کو ہی بھیجے گا۔" نانو ہنس کر کہتی تھیں ان کی دعا پوری ہوگئی وہ ایک محل میں آگئی تھی لیکن محل میں آکر ہر شہزادی خوش بھی ہو یہ ضروری نہیں ہوتا۔

"کچھ رشتے دار خواتین آرہی ہیں تم سے ملنے تم بس ذرا سا تیار ہوجاؤ۔" اس کے لیے کپڑوں کا انتخاب بھی خود کیا۔ وہ بہت ہلکا سا میک اپ کرکے ان کے ساتھ آگئی تھی۔ ان رشتے دار خواتین اور لڑکیوں کے سامنے اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا جو کہنا تھا وہ مما ہی کہتی رہیں۔ وہ وہاں بہت دیر بیٹھی رہی۔

"مما عصر کا وقت ہوگیا میں نماز پڑھنے جاؤں۔"

"ہاں بیٹا آپ جائیں۔" اس کے وہاں سے جانے کے بعد سب نے عفغان شاہ کی عقل پر ماتم کرنا شروع کردیا اور طوبیٰ شاہ ان کے اظہار خیال جان کر ہنستی چلی گئی۔

❀ ❀ ❀ ❀

"اس لڑکی کے آجانے کے بعد اس کی روٹین میں کوئی فرق نہیں پڑا۔" کار کی آواز پر کلثوم شاہ کی آنکھ کھلی۔ انہوں نے ٹائم دیکھا اور گہرا سانس لیا کیونکہ وہ اسی ٹائم آیا تھا جو اس کا معمول تھا۔

"ریلیکس بیگم اس نے شادی کسی طوفانی قسم کے عشق کے تحت نہیں کی کہ وہ ہر وقت اس لڑکی کی پٹی سے لگا رہے۔ تبدیلی وقت کے ساتھ آجائے گی اور یہ لڑکی تبدیلی لائے گی ہمارے بیٹے میں۔" عالم شاہ مسکرائے۔

"اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔" انہوں نے پھر ایک نظر گھڑی پر ڈالی ڈھائی بج رہے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀

Scanned with CamScanner

''ارے۔'' وہ کمرے میں پہنچتے ہی ٹھٹک کر رکا۔
وہ بالکل ہی بھول گیا تھا کہ کوئی ہے جو اب اس کے کمرے میں موجود اس کی ہر چیز کا شراکت دار ہے۔ تبھی وہ بیڈ پر اتنے آرام سے سو رہی تھی۔ وہ سر کو جھٹکتے ہوئے واش روم کی طرف مڑا لیکن تبھی کسی چمکتی ہوئی چیز نے اس کی توجہ سمیٹ لی۔
''ہیرے کی لونگ۔'' نائٹ بلب کی روشنی میں اس کی چمک واضح تھی۔
''مطلب مما کے ساتھ اس کے تعلقات اچھے ہیں۔''
وہ قریب آیا تو کان میں پڑا ٹاپس بھی دکھائی دیا۔
''واؤ بڑی شارپ ہے مما کو اتنی جلدی مٹھی میں کرلیا۔''
اب اس کی گردن پر چین کا چھوٹا سا حصہ بھی نظر آرہا تھا۔
''پتہ نہیں...... گھر والوں کے لیے اس لڑکی کی موجودگی صحیح ہے یا نہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں مجھ سے غلطی ہوگئی اور اس کا خمیازہ گھر والوں کو بھگتنا پڑے۔ کہیں یہ لڑکی دھوکہ باز نہ نکلے۔'' وہ اس لڑکی کو ٹھیک سے جانتا بھی تو نہیں تھا۔
''خیر میں نے اس کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔'' خود کو تسلی دیتے ہوئے وہ مطمئن ہوا۔
''ہمدردی۔'' کوئی اس کے اندر سے زور سے چیخا وہ بڑبڑا کر پلٹا' اس نے آگے بڑھ کر اپنا نائٹ سوٹ نکالنے کے لیے وارڈ روب کھولا۔
''آپ کا نائٹ سوٹ واش روم میں ہے۔'' وارڈ روب کھلنے کی آواز پر اس کی آنکھ کھل گئی۔
''اوہ اس کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں۔''
''اوکے...... ابھی تو میری اٹھنے کی ہمت نہیں ہورہی ہے صبح وہ سوٹ واپس رکھ دوں گی۔ آپ اپنا کام خود کرلیں۔'' اس نے جواب دیا اور پھر سے آنکھیں بند کرلیں۔ اس فرق کے ساتھ کے پہلے بیڈ پر تھی اب صوفے پر جا سوئی۔ جب تک وہ واپس آیا وہ ایک بار پھر گہری نیند میں جا چکی تھی۔ وہ بیڈ پر گر کر تھوڑی ہی دیر میں

www.paks
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
.COM
.COM

بے خبر سو گیا۔

❀......❀......❀......❀

"پری بیٹا آج ہماری سوسائٹی کی خواتین تم سے ملنے آرہی ہیں۔" ناشتے کی ٹیبل پر اس اطلاع کو سنتے ہی اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ پھر مما شرف الدین کے ساتھ مل کر کوکنگ کا انتظام کرنے لگیں۔ کیونکہ ان بیگمات کو دوپہر میں آنا تھا۔

"مما میں بھی کچھ ہیلپ کرواؤں۔" وہ ان کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔

"بالکل یہ سب تمہیں بھی کروانا ہوگا کیونکہ میں کھانے کے معاملے میں ملازموں پر بھروسہ نہیں کرتی مگر آج تم صرف دوسرے دن کی دلہن ہو اس لیے آرام سے بیٹھو اور کل تو مجھے خیال ہی نہیں آیا اسی لیے آج میں نے بیوٹیشن کو بلا لیا ہے وہ تمہارے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا دے گی۔" وہ کہتے کہتے رک کر پلٹیں۔

"آج تمہاری نانی کو تیسرا دن ہو گیا ہے ناں، ہم شام کو کچھ کھانا اور دیگر چیزیں یتیم خانے میں لے چلیں گے ٹھیک۔" اس کی چپ کو اور چپ لگ گئی اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے۔

"میری بچی تو بہت صبر والی ہے۔ دیکھنا تجھے ماں باپ جیسی چاہت والا سسرال ملے گا۔" نانو کی دعائیں قبول ہوئیں تھیں مگر انہیں دیکھنے کے لیے نانو نہیں تھیں۔

"بڑی بیگم صاحبہ پارلر سے ایک لڑکی آئی ہے۔" ملازمہ نے آ کر بتایا۔

"جاؤ بیٹا...... لاؤنج میں جاؤ بلکہ میرے ساتھ آؤ۔" وہ اسے اپنے ساتھ لے آئیں۔ پھر ڈیزائن بک میں سے ایک دو ڈیزائن پسند کر کے اسے بٹھا کر چلی گئیں۔ تین گھنٹے میں اس کی مہندی مکمل ہوئی تھی پھر مما نے اسے آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں بھیج دیا کچھ دیر بعد ہی مہمان خواتین آگئیں۔

"واہ بھئی آپ کی بہو تو بڑی پیاری ہے بلکہ سچ مچ کی پری ہے۔" مما نے اسے "پری" کہنا شروع کر دیا تھا۔ نانو بھی اسے پری کہتی تھیں۔ ان کے بعد مما اسے لے کر یتیم خانے آ گئیں۔

"پتہ ہے پری جب میں بہت پریشان ہوتی ہوں تو یہاں آجاتی ہوں۔ بہت اچھا لگتا ہے ان یتیم بچوں کے ساتھ وقت گزار کر۔" وہ دونوں وہاں کافی دیر رکیں۔ جب گھر آئیں تو ولید شاہ گھر آچکے تھے۔

"آپ کہاں گئیں تھی مما؟" اس نے ایک نظر بھی پارس کی طرف نہ ڈالی تھی۔

"کھانا کھا لیا تم نے؟"

"جی۔"

"اور چچی کہاں ہیں؟"

"کہہ رہی تھیں طوبی کو یونیورسٹی سے پک کر کے شاپنگ پر جائیں گی۔ آپ بھی شاپنگ کے لیے گئی تھیں؟" اس کے سوال پر انہوں نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں تو دارالاطفال گئی تھی۔" انہوں نے یتیم خانے کا نام لیا۔

"اچھا...... اپنی بہو کو لے کر۔" وہ ہنسا پارس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"ان کی بہو آپ کی بھابی ہے۔" اس نے یک دم سے کہا تو ولید نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس نے ڈوپٹہ نماز کی اسٹائل میں لیا ہوا تھا۔ مما نے ولید کو تادیبی نظروں سے دیکھا۔

"جاؤ پری تم آرام کرو بیٹا۔" ان کے کہنے پر وہ آگے بڑھ گئی۔

"ولید بری بات ہے بیٹا وہ بھابی ہے تمہاری۔"

"مما بھئی آپ اسے قبول کر سکتی ہیں مگر میں اس کے اور اپنے بیچ موجود اس واضح فرق سے سمجھوتا نہیں کر سکتا۔ میں نے عضنان شاہ کی بیوی کو اس روپ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ اس کی گرل فرینڈ دیکھی ہیں آپ نے؟ ٹھیک کہا تھا طوبی نے اس ہمدردی سے مکمل نقصان اٹھایا ہے عضنان شاہ نے۔" وہ بیزاریت سے بولا۔

"میں غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی کرتی ہوں مگر

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

کبھی کسی لڑکی کو اپنی بہو بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ لیکن تمہارے پاپا بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے کہ یہ لڑکی عفنان شاہ کو ہمارے قریب لے آئے گی۔ تمہارا زیادہ واسطہ نہیں پڑا ہے ناں ان غریب لوگوں سے اگر ان لوگوں کو موقع ملے ناں تو یہ جو چاہیں حاصل کرلیتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے۔ بڑے سے بڑے نامور انسان کا بیک گراؤنڈ غریب ہے۔“

”تو مطلب آپ کو اس سے کوئی ہمدردی یا محبت وغیرہ نہیں ہوئی بلکہ آپ اسے قابو کرنے کے چکر میں ہیں تاکہ بھائی آپ کے قریب آسکیں۔“ طوبیٰ شاہ نے غلط موقع پر انٹری دی تھی۔ ولید شاہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

”مطلب وہ ہمیں پسند نہیں آئی تو آپ کو بھی اچھی ہرگز نہیں لگی۔ ویری نائس آپ بزنس کی طرف کیوں نہیں آجاتیں کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کریں گی۔“ وہ ہنسے جارہی تھی۔

”بیٹا گھر بھی بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ گھاٹا یہاں بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔“ وہ مسکرائیں۔

”مطلب تائی کہ آپ مجھ سے بھی پیار کسی فائدے کے لیے کرتی ہیں۔“ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

”تم سے کیا فائدے حاصل ہونے ہیں انہیں۔ تم صرف نقصان دینے والی مشین ہو۔“ ولید شاہ نے ہنس کر چھیڑا تو ان کی جنگ اب شروع ہوگئی تھی۔ کلثوم شاہ شام کے کھانے کی تیاری دیکھنے کچن میں آگئیں۔

”مما میں اندر آجاؤں۔“ عالم شاہ کلثوم شاہ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

”آجاؤ بیٹا۔“ کلثوم نے پیپر سمیٹ کر اس کے لیے جگہ بنائی۔

”مما شرف الدین نے بتایا آپ کے پیروں میں درد ہورہا ہے اور آپ نے اس سے بام منگوائی تھی۔“ ان کا سر اثبات میں ہلا۔

”مما میں یہ زیتون کا تیل لائی ہوں۔ اس کا مساج کروالیں کیونکہ بام وغیرہ سے وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے جبکہ زیتون میں ہر مرض کی شفا ہے۔“ اس نے تیل ہاتھ میں لے کر ان کے پیروں پر مساج شروع کردیا۔

”بیٹا رہنے دو میں کرلوں گی۔“ انہوں نے پیر پیچھے کرنا چاہے۔

”آپ خود کرلیں گی تو مجھے بیٹا بھی مت کہیں اور اگر بیٹا کہنا ہے تو اتنا غیر مت کریں۔“ اس نے نرمی سے مساج جاری رکھا۔ مما کو بہت سکون مل رہا تھا۔

”تھینک یو بیٹا مجھے بام سے زیادہ اچھا لگا۔“ وہ کافی دیر بعد فارغ ہوئی۔

”پاپا آپ کے سر میں بھی مساج کردوں؟ اتنا زیادہ نظر کا کام کرنے سے دماغ کمزور ہوجاتا ہے۔“ وہ جب سے آئی تھی پاپا فائلوں میں بزی تھے۔

”ارے نیکی اور پوچھ پوچھ۔“ وہ ہنسے تو اس نے ان کے سر پر بھی مساج شروع کردیا۔

”پری پتا ہے مجھے نیند آنی شروع ہوگئی ہے۔“ ان کی آنکھیں واقعی بوجھل ہونے لگیں۔

”آپ کو نیند آرہی ہے۔ حیرت انگیز واقعہ ہے۔“ مما نے قدرے چونک کر کہا وہ مسکرا کر ہٹ گئی پاپا فوراً لیٹ گئے۔

”سچ مچ بہت اچھا لگ رہا ہے۔“ جب تک اس نے تیل کی بوتل کا ڈھکن بند کیا ہاتھ صاف کیے پاپا واقعی سوگئے تھے۔ مما نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

”پری یہ تو واقعی سوگئے۔“ مما کی بات پر وہ مسکرادی۔

”جی مما زیتون میں شفا ہے آپ کے سر میں بھی کردوں۔“ اس نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”رات مجھے اتنی اچھی نیند آئی کہ مجھے عفنان شاہ کے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔“ صبح وہ ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو پاپا نے مسکرا کر اسے کہا۔

”کچھ ایسا ہی حال میرا بھی ہے۔“ مما نے مسکرا کر پاپا کی تائید کی۔

”مگر وہ تو اتنی زور سے ہارن دیتے ہیں کہ محلہ جاگ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRA
FOR PAKISTA

ociety.com

جائے۔" طوبیٰ شاہ نے حیرت سے کہا۔

"ہاں بھئی ہم بھی روز جاگ جاتے ہیں مگر کل ہماری بٹی نے اتنا اچھا میرے سر کا مساج کیا میں پریشانی سے بے خبر سو گیا۔" پاپا نے مسکرا کر اسے دیکھا اور طوبیٰ نے معنی خیز نظروں سے ولید شاہ کو دیکھا۔

"شرف الدین میرا ناشتہ لے آؤ۔" سیڑھیاں اترتے ہی کہنا اس کی عادت تھی۔ سب اسے چونک کر بھی ضرور دیکھتے تھے۔

"کیسے ہیں بیٹا آپ؟" پاپا نے پوچھا۔

"جی بالکل ٹھیک۔" جواباً اس نے بھی ان کی خیریت نہیں پوچھی تھی۔ ناشتے کے بعد "او کے بائے" کہہ کر وہ چلتا بنا پتہ نہیں سب سے آخر میں آ کر سب سے پہلے ناشتہ کر کے وہ کیسے چلا جاتا تھا۔

دن گزرنے لگے عالم شاہ نے پورے دل سے پہلے ہی دن اسے بہو تسلیم کر لیا تھا۔ اب وہ ان کی بیٹی بنتی جا رہی تھی۔ کلثوم شاہ بھی دل ہی دل میں اس کی معترف ہوتی۔ یہ بھولتی جا رہی تھیں کہ اس لڑکی کو وہ اپنی مٹھی میں رکھنا چاہتی تھیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"مما عضنان شاہ نے اب تک اپنی گرل فرینڈ نہیں چھوڑی ہیں۔" اس کی شادی کو دو ماہ گزر چکے تھے کہ ایک شام ولید شاہ نے آ کر بتایا۔

"اس نے اب تک اپنی روش نہیں چھوڑی۔ وہ اور کیا چھوڑیں گے۔" طوبیٰ مسکرائی۔

"مما آپ تو کہہ رہی تھیں یہ لڑکی عضنان شاہ کو بدل دے گی؟" ولید شاہ بولا۔

"ولید وہ ستائیس سال سے ایسا ہی ہے وہ لڑکی دو ماہ میں کیسے بدل سکتی ہے۔ کچھ وقت تو لگے گا۔" مما نے مسکرا کر ولید کو تسلی دی۔

"گویا...... مطلب وہ ستائیس سالوں سے گرل فرینڈز بنا رہے ہیں۔ پیدا ہوتے ہی یہ کام شروع کر دیا تھا یا وہ پچاس سال کے ہیں۔"

"طوبیٰ کی زبان اف اف......" ولید نے گھور کر دیکھا۔

"مما آپ کو ان کے یہ ناز نخرے آخر کب تک اٹھانے ہوں گے۔" وہ بیزار ہوا۔

"ولید ایسا کر کے مجھے اچھا لگتا ہے۔" مما نے یک دم سنجیدگی سے کہا۔

"کیسا کر کے؟" طوبیٰ شاہ اور ولید شاہ دونوں چونکے۔

"اس سے محبت کر کے۔ تمہیں یقین نہیں ہوتا مجھے ہر گھڑی اس کا خیال اس کی فکر رہنے لگی ہے۔ پہلے میں اسے اکثر شاپنگ یا دیگر باتوں کے لیے باہر لے جاتی تھی۔ لیکن ایک دن میں نے عضنان شاہ کو ایک لڑکی کے ساتھ دیکھا۔ اس کی نظر نہیں پڑی مگر میں اسے جلد ہی وہاں سے لے آئی میں نہیں چاہتی تھی اس کا دل دکھے۔ پہلے میں عضنان شاہ کے لیے اداس ہو جایا کرتی تھی لیکن اب میں اس کی حرکتوں پر افسردہ ہو جاتی ہوں۔ کیونکہ اب مجھے پری کے لیے بہت ڈر لگتا ہے۔" وہ تاسف سے کہہ رہی تھیں۔

"مما......" ولید شاہ آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھتا رہ گیا اور طوبیٰ بھی گنگ رہ گئی۔

"ولید اب تو مجھے یہ بھی بھول گیا ہے کہ اس کے اور ہمارے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اب وہ مجھے بہت اچھی لگنے لگی ہے پورے دل سے اچھی لگنے لگی ہے۔" وہ پورے جذبے سے کہہ رہی تھیں اور پہلی بار ولید شاہ اور طوبیٰ شاہ اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوئے تھے۔ انہیں جستجو ہو گئی تھی کہ آخر وہ ایسا کیا کرتی ہے جو پاپا کے بعد مما بھی اس کی گرویدہ ہو گئی تھیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"میں آج رات پیرس جا رہا ہوں۔" وہی کسی کو بھی مخاطب کیے بغیر اپنی سنا دینا۔ سب نے چونک کر دیکھا۔ سوائے اس کی دلہن کے۔

"ہنی مون کے لیے۔" یہ طوبیٰ اور اس کی زبان۔ اف

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

اف......

"پرسنل کام ہے۔"

"سونیا جعفر بھی پیرس جارہی ہے۔" ولید شاہ کو عفنان شاہ سے متعلق ہر معلومات رہتی تھی مگر وہ کبھی اسے مخاطب نہیں کرتا تھا۔ مخاطب تو آج بھی نہیں کیا تھا لیکن سونیا جعفر عفنان شاہ کی نئی گرل فرینڈ تھی۔

"اس وقت اس کا کیا ذکر۔" عفنان شاہ نے بڑے غور سے ولید شاہ کو دیکھا مگر ولید شاہ کی نظریں اس کی بیوی پر تھیں جو ہر طرف سے بے نیاز اپنے ناشتے میں مگن تھی۔ عفنان شاہ کے لبوں پر استہزائیہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہم دونوں ساتھ جارہے ہیں۔" ولید شاہ کیا چاہتا تھا یہ اسے لمحوں میں سمجھ آگیا۔ وہ اس کی بیوی کو اس کی طرف سے مشکوک کرنا چاہتا تھا۔ عفنان شاہ کا دل چاہا کہ وہ خوب کھلکھلا کر ہنسے۔ مما نے ولید کو گھور کے دیکھا۔

"آپ کی نیو گرل فرینڈ ہے وہ۔" طوبیٰ شاہ واقعی طوبیٰ شاہ تھی۔ اپنی نوعیت کا واحد پیس۔

"ابھی اس سے ملے مجھے دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔ اس لیے اس کے بارے میں ابھی کچھ سوچا نہیں۔" عفنان شاہ کو اپنے گھر والوں سے پہلی بار بات چیت کرتے ہوئے دلچسپی محسوس ہوئی تھی۔ البتہ ولید شاہ کے چہرے پر اب جھنجلاہٹ نمایاں تھی۔ کیونکہ عفنان شاہ کی بیوی اسی طرح مطمئن تھی۔

"گرل فرینڈ کے لیے اتنی سوچ بچار اور بیوی پل بھر میں لے آئے۔" طوبیٰ شاہ وہ کوئی پٹھا بانس تھی۔

"یہ ٹھیک ہے کہ میں نے بیوی کے لیے سوچ بچار نہیں کی مگر بیوی بالکل ویسی ملی جیسی میں چاہتا تھا۔" وہ مسکرا دیا۔ نیپکین سے ہاتھ صاف کرتا وہ کھڑا ہوگیا۔

"تو آپ کو ایسی بیوی چاہیے تھی جو آپ کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔" ولید شاہ کا لہجہ سلگ رہا تھا۔ عفنان شاہ کی باتوں سے نہیں بلکہ بیوی کے اطمینان سے۔ عفنان شاہ نے مسکرا کر کندھے اچکائے اور "او کے بائے" کہہ کر باہر چلا گیا۔

"اور آپ...... آپ ساری زندگی اس شخص کے ساتھ ایسے ہی گزاریں گی...... ارے ہاں آپ ایسے ہی گزاریں گی کیونکہ سمجھوتے تو آپ غریبوں کی گھٹی میں پڑے ہوتے ہیں۔" سب نے چونک کر اسے دیکھا وہ جانے کیوں اتنا مشتعل ہوگیا تھا۔ وہ کیا کرتا اسے اپنے بھائی کی حرکتیں تو برداشت ہو ہی جاتی تھیں مگر اس کی بیوی کا سکون ہرگز برداشت نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی عفنان شاہ کے لیے مما کی طرح پریشان ہوا کرے اور وہ ایسا کیوں چاہتا تھا اسے خود نہیں پتا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"شرفو کھانا لگادو۔" وہ یونیورسٹی سے واپس آیا تو اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولا۔ واپسی میں شرفو یا مما کے بجائے عفنان شاہ کی بیوی کو دیکھ کر چونکا۔

"مما اور شرفو......؟" عفنان شاہ کو گئے ایک ہفتہ ہوچکا تھا۔

"مما تو خالہ کے گھر گئیں ہیں اور شرفو کو بخار ہے۔" اس کی سن کر وہ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"کھانے کے بعد چائے لوگے یا کافی۔ اصل میں بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے اکیلے کھایا نہیں جاتا۔ اسی لیے میں تمہارا انتظار کررہی تھی۔"

"اوہ تو پھر پہلے کھانا کھائیں۔" وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"تم بتاؤ کیا لوگے؟" مما اور وہ تینوں ساتھ کھانا کھاتے تھے وہ کبھی چائے کی فرمائش کرتا کبھی کافی کی اسی لیے وہ پوچھ رہی تھی۔

"وہ تو میں ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد بتاتا ہوں۔" وہ بے اختیار مسکرایا۔

"آپ پہلے کھانا کھالو۔"

"پتہ ہے ولید مجھے بیف پلاؤ اتنا پسند ہے اس کی خوشبو سے تو بھوک کے مارے میرا دم نکلنے والا تھا۔" وہ بیٹھتے ہوئے بے تکلفی سے بولی۔

"تو کھالینا تھا کھانا۔" اس نے رائتہ ڈالا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

"اکیلے کھاؤ تاں ولید تو کم کھایا جاتا ہے۔"

"اچھا تو آپ کو زیادہ کھانا تھا۔" وہ ہنسا۔

"ہاں اور کیا اتنا مزے کا ہوتا ہے۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اس نے آج سے پہلے اتنی بے تکلفی سے بات کبھی نہیں کی تھی۔

"ولید تم مجھے نیٹ سے کچھ کتابیں ڈاؤن لوڈ کردو گے میں فارغ وقت میں کچھ پڑھنا چاہتی ہوں۔" وہ کھانے کے بعد چائے لے آئی۔

"آپ کو لیپ ٹاپ استعمال کرنا آتا ہے۔"

"صرف کتابوں میں پریکٹیکلی میں نے کبھی نہیں استعمال کیا۔"

"اوکے میں آپ کو بتادوں گا۔" جب تک مما واپس آئی تھیں وہ دونوں گہرے دوست بن چکے تھے۔ اب روز واپسی میں ولید لیپ ٹاپ لیے اس کے پاس آبیٹھتا۔ اسے نئی نئی ویب سائٹس وزٹ کرواتا۔ وہ اور مما دونوں کے لیے ایک نئی دلچسپی نکل آئی تھی۔

"ولید تمہیں ایسا نہیں لگتا کہ ہم دونوں بہت قریب آگئے ہیں۔" کھانا کھانے کے بعد پہلے وہ اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے۔ اب تینوں ساتھ بیٹھے رہتے۔ کچن ان کی بہو نے سنبھال لیا تھا۔

"ہاں مما ہم پہلے اتنی باتیں نہیں کرتے تھے۔" وہ خود حیران تھا وہ باہر سے آکر ایک ایک بات گھر میں بتانے لگا تھا۔

"پتہ ہے مما گھر میں اب کچھ ایسا ہے کہ باہر دل نہیں لگتا۔"

"تم ان باتوں سے کچھ اخذ کررہے ہو ولید کہ ہمارے گھر میں ہو کیا رہا ہے؟"

"کیا مما......؟" وہ چونکا۔

"ولید تم میں اور تمہارے پاپا اب گھر سے باہر زیادہ نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ طوبیٰ اور تمہاری چاچی بھی کچھ وقت گزارنے لگی ہیں۔ اگر رات میں کسی پارٹی میں جائیں تو اسے اکیلے ڈر لگتا ہے۔ دن میں کہیں جائیں تو وہ کچھ نہ کچھ ایسا کرلیتی ہے کہ اگر جانا مجبوری ہے تو جلدی لوٹ کے آنا اس سے بڑی مجبوری بن جاتی ہے۔"

"جی مما یہ بات تو میں جانتا ہوں کہ گھر میں جو یوں دل بندھا ہے تو اس کی وجہ یہ ہی ہیں۔ انہوں نے ہمیں گھر سے باندھ لیا ہے۔" وہ ہلکے سے مسکرایا۔

"تو پھر وہ عضنان شاہ کو کیوں نہیں باندھ رہی۔" وہ بے بسی سے بولیں۔

"مما......" وہ حیران سا انہیں دیکھے گیا۔

"عضنان شاہ کو کیوں نہیں باندھ لیتی گھر سے؟ وہ کیوں نہیں بدل رہا؟ اس لڑکی کے آنے سے مجھے لگا تھا مجھے میرا بیٹا مل جائے گا۔ وہ آج بھی مجھ سے اتنے فاصلے پر ہے کیوں......؟ عضنان شاہ کیوں دور ہے، مجھ سے؟" وہ یک دم رو پڑیں۔ ولید شاہ کے لب بھینچ گئے۔ وہ اپنی زندگی لٹا کر بھی شاید عضنان شاہ کی کمی کو پورا نہیں کرسکتا تھا۔ جب اپنا کوئی مرجاتا ہے تو اس کی طرف سے دل کو قرار آجاتا ہے لیکن کوئی آنکھوں کے سامنے دور رہے تو اس کی دوری برداشت نہیں ہوتی اور عضنان شاہ کی یہ دوری اس کی ماں سے برداشت نہیں ہوتی۔ وہ جو چائے لے کر آئی تھی اسی خاموشی سے پلٹ گئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ولید اور مما اسے دیکھ لیں۔

"عضنان شاہ اتنی آزادی کا کیا کرو گے۔ تمہاری ماں دیکھو تمہارے لیے کیسے تڑپ رہی ہیں۔" اسے افسوس ہوا۔

"سوری مما...... مگر میں آپ کی تکلیف پر سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں کرسکتی۔"

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"بھابی عضنان شاہ کی شادی کو چھ ماہ گزر گئے ہیں مگر وہ ابھی تک ویسے کا ویسا ہی ہے۔ ہمارے جیٹھ صاحب کا تو خیال تھا کہ یہ لڑکی ضرور اسے آپ کے قریب لے آئے گی۔ یہ تو الٹا ولید کے ہی پیچھے پڑگئی ہے۔ اب تو وہ گھر سے باہر جا ہی نہیں سکتا۔ ایسے مسئلے وہ اپنے شوہر کے لیے کیوں پیدا کررہی ہے۔"

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

''اس کے شوہر کو نہ تو پھولوں سے دلچسپی ہے نہ کتابوں سے نہ ہی انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا گھومنے کا شوق وہ تو جب چاہتا ہے اٹھ کر کہیں بھی چل دیتا ہے۔'' بات اگرچہ عفنان شاہ کی برائی تھی لیکن پری کا دفاع بھی تھی۔

''اپنے بچوں میں تو دلچسپی ہوتی یہ کچھ ایسا ہی سوچ لے۔ کیسا بھی برا انسان کیوں نہ ہو کسی کے آگے نہ جھکے اپنے بچوں سے تو محبت کرتا ہے۔ ان کے لیے تو رکتا ہی ہے۔'' ممانے رک کر چاچی کو دیکھا۔ شاید چاچی کی کوئی پہلی بات تھی جو مما کے دل میں کھب گئی اور شام تک انہوں نے پری سے کہہ دیا وہ تو یک دم سرخ پڑ گئی۔ وہ یقیناً شرما گئی۔

''ارے اگر ایسی کوئی خوش خبری تھی تو تم نے مجھے بتایا نہیں پری۔'' اس کا سرخ پڑتا چہرہ انہیں کچھ اور سمجھا رہا تھا۔

''نہیں مما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کا حکم ہے وہ کب نوازے۔'' وہ گڑبڑائی۔

''ایسا کرتے ہیں ہم ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں۔ دیکھو بیٹا مجھے لگتا ہے اتنی بڑی خبر پا کر عفنان شاہ ضرور بدل جائے گا۔ پتا نہیں پہلے مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا۔ ابھی بھی تمہاری چاچی نہ کہتیں تو میں تو عفنان شاہ کے بدلنے کی امید کو دل میں لیے بیٹھی رہتی۔''

''اف چاچی...... اللہ آپ کو سمجھے۔ میری سیدھی سادھی مما کو کس راہ پر لگا دیا۔'' دل کراہ اٹھا۔

''بس تم صبح میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو۔''

''افوہ اب میں اس پچویشن میں کیا کروں۔'' اس کے دماغ نے کام کرنا بند کر دیا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

''آج پتہ نہیں وہ کب بجیں گے۔'' ان کی شادی کو چھ ماہ ہو گئے تھے اور آج پہلی بار وہ عفنان شاہ کی آمد کی شدت سے منتظر تھی۔ کمرے کے چکر لگاتے لگاتے اس کی ٹانگیں شل ہو گئیں تھیں۔ مگر ابھی تک بارہ بھی نہیں بجے تھے۔

''میں سونے کی کوشش کرتی ہوں جب وہ آئے گا میں تب اٹھ کر بات کروں گی۔ لیکن میں یہ بات اس سے کیسے کروں گی کہ تمہاری ماں بچے کی خواہش مند ہو رہی ہے۔ اوہ نہیں اللہ میں کیا کروں۔'' وہ پریشانی کے عالم میں ایک بار پھر ٹہلنے لگی۔

''لیکن اگر اس سے نہیں کہا تو صبح جو یہ ہاسپٹل کی تلوار سر پر لٹکے گی اس سے کیسے بچوں گی۔ پارس بی بی تھوڑی دیر کے لیے تو شرم وحیا کو طاق میں رکھنا پڑے گا۔ نہیں نہیں میرے اللہ میں نہیں کہہ پاؤں گی۔ تو مسبب الاسباب ہے میرے لیے اسباب بنا دے۔ مجھے اس پریشانی سے نکال دے۔'' نیند سولی پر بھی آ جاتی ہے اور ایک بجے اسے نیند آ گئی دوبارہ آنکھ کھلی تو تین بج رہے تھے۔

''ارے عفنان شاہ ابھی تک نہیں آیا۔'' وہ اچھل پڑی۔ پھر پریشانی بڑھنے لگی تو اس نے اٹھ کر وضو کیا اور تہجد ادا کرنے لگی۔ پونے چار بجے عفنان شاہ گھر آیا اس کی پریشانی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی ہر بات ذہن سے نکل گئی۔ کیونکہ عفنان شاہ کی شرٹ خون سے بھری تھی۔

''آپ ٹھیک ہو...... یہ سب کیا ہو گیا عفنان شاہ۔'' وہ بدحواسی سے اس کی طرف بڑھی۔

''میں ٹھیک ہوں یہ دوسرے گاڑی کے ڈرائیور کا خون ہے۔'' اس نے شرٹ اتاری۔

''اس کا خون آپ کی شرٹ پر کیسے آ گیا؟'' وہ حیران ہوئی کیونکہ اسے واقعی کوئی چوٹ تو کیا خراش تک نہیں آئی تھی۔

''محترمہ جذبہ ہمدردی تو آپ کو پتہ ہے میرے اندر کتنا بھرا ہے۔ بس اس کے تحت میں نے اسے اٹھا کر اپنی کار میں ڈالا اور اسپتال لے گیا۔'' وہ وارڈ روب سے اس کے لیے شرٹ لے آئی۔

''میں نہاؤں گا۔'' وہ واش روم میں گھس گیا۔

''وہ پہلے ہی اتنی ٹینشن میں ہے میں مزید پرابلم ڈسکس کرنے بیٹھ جاؤں...... نہیں ایسا نہیں کرتا۔'' وہ سوچتے ہوئے بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔ وہ تولیے سے بال رگڑتا ہوا نکلا تو اسے دیکھ کر چونکا وہ ہمیشہ سو رہی ہوتی تھی اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

آج جاگ رہی تھی۔
"پارس بی بی علامہ اقبال نے جاگ کر پاکستان کا خواب دیکھا تھا آپ کس کا خواب دیکھ رہی ہیں۔" اس نے تولیہ اس پر پھینکا تو وہ چونک گئی۔
"آپ صبح اسپتال جائیں گے اس ڈرائیور کو دیکھنے۔" اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا۔ عفنان شاہ نے چونک کر اسے دیکھا۔
"پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو۔"
"وہ ڈرائیور ایک لڑکی تھی۔ میں نے اس کی فیملی کو اس کے موبائل سے انفارم کردیا تھا اس کے فادر اور سسٹر کے آنے کے بعد ہی میں گھر آیا ہوں۔" اس نے تفصیلی جواب دے کر اسے ڈرائیور کے "صدمے" سے نکالنا چاہا۔
"پھر بھی ہمیں صبح جا کر دیکھنا تو چاہیے کہ اس کی اب کیسی طبیعت ہے؟" وہ مصر ہوئی۔
"ہمیں......!" اس نے اچنبھے سے دہرایا۔ "ہمیں سے کیا مراد ہے آپ کی؟"
"پلیز عفنان شاہ مجھے بھی اسپتال لے چلیں۔" بڑا گڑگڑاتا ہوا لہجہ تھا عفنان شاہ نے حیرت سے دیکھا پھر کچھ سوچا۔
"کسی مشکل میں ہو؟" اس کی اندر تک کھوج لگاتی نگاہیں۔ پارس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اتنی آسانی سے معاملہ نمٹ گیا۔ اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔
"عفنان شاہ ویسے تو میرے اندر اتنی صلاحیتیں ہیں کہ میں ہر معاملے کو نمٹا سکتی ہوں مگر کبھی جب آپ کو بلاؤں تو پلیز فوراً آجانا سمجھ لینا میں جس مشکل میں ہوں وہاں سے آپ کے علاوہ کوئی نہیں نکال سکتا۔" اس نے یہ بات اس گھر میں اپنی دوسری رات کو عفنان شاہ سے کہی تھی۔ پھر آج تو صرف اسے عفنان شاہ کو پکارنا تھا۔ اتنی تفصیل بتانے کی ضرورت نہ تھی۔

❀ ...... ❀ ...... ❀ ...... ❀

"ولید شاہ چھٹی کرو شہزادی صاحبہ کی سواری آج صبح ہی صبح نجانے کہاں جانے کے لیے تیار ہے۔" اسے بلیک چادر میں سیڑھیاں اترتا دیکھ کر ولید نے اعلان کیا۔
"تمہیں چھٹی کی ضرورت نہیں ہے، میں عفنان شاہ کے ساتھ جارہی ہوں۔" وہ مسکرائی۔
"کہاں؟" وہ سب بری طرح چونکے لیکن پوچھا ولید نے تھا۔
"اسپتال۔" اس نے مما کی طرف دیکھا۔ ان کا چہرہ کھل اٹھا اور اس کا سفید پڑ گیا۔
"پارس بی بی کسی کے جذبات سے کھیلنا بری بات ہے۔" اس کے ضمیر کا چابک بے وقت پڑا۔
"اسپتال کیوں؟" اس کا سفید پڑتا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے ولید نے پوچھا۔
"ولید اسٹاپ اٹ...... کتنے سوال کرتے ہو تم۔" مما نے خفگی سے کہا۔ ولید نے چونک کر مما کو دیکھا تبھی عفنان شاہ سیڑھیاں اترتا ہوا نظر آیا۔ ولید یک دم سنجیدہ ہوگیا۔
"شرف الدین میرا ناشتہ لے آؤ۔" ناشتے کے بعد وہ دونوں باہر نکل گئے۔ اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی چادر کے پلو سے چہرے پر نقاب ڈال لیا۔ عفنان شاہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر پوری توجہ سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔
"کیسی ہے آپ کی سسٹر؟" عفنان شاہ ایک روم کے باہر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوا۔ وہ ان کے قریب آئی۔
"ابھی بہتر ہے اور آپ کا بہت بہت شکریہ۔" وہ دونوں کو روم کے اندر لے آئی۔
"میرے خدا کتنی خوب صورت ہیں یہ۔" بیڈ پر لیٹے وجود پر نظر پڑتے ہی وہ حیرت زدہ رہ گئی۔ اس کی ہلکی سی بڑبڑاہٹ عفنان شاہ نے بخوبی سن لی تھی۔
"کیا نام ہے ان کا؟"
"کشمالہ۔" اس لڑکی کے کہنے پر اس کی طرف دیکھا۔
"یہ آپ کی کون ہیں؟" وہ رات عفنان شاہ کو دیکھ کر بہت مرعوب ہوئی تھی۔

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

"میں اور عفنان شاہ کزن ہیں آپس میں۔ عفنان شاہ کے بولنے سے پہلے وہ بول پڑی۔

"آپ کے خاندان میں عورتیں پردہ کرتی ہیں؟" وہ لڑکی حیران ہوئی۔

"نہیں یہ جراثیم صرف میرے اندر ہیں۔" وہ ہلکا سا ہنسی۔ کچھ دیر اور بیٹھ کر وہ دونوں باہر آئے۔

"عفنان شاہ وہ کتنی خوب صورت تھی ناں۔" وہ ابھی تک اس کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی۔

"ہوگی...... میں نے اتنے غور سے نہیں دیکھا۔" وہ ہمیشہ سے ایسا ہی بے پروا تھا۔

"بائی دے وے تم آئی کیوں ہو؟ کیا مشکل آن پڑی ہے تمہیں؟"

"اوہ ہاں مجھے ویک نیس کے لیے کچھ وٹامن دوائیں چاہیں میں ڈاکٹر سے لکھوا کر آتی ہوں۔"

"اس کام کے لیے تم مما کے ساتھ بھی تو آسکتی تھیں۔" وہ حیران ہوا۔

"نہیں وہ مجھے بڑے مسئلوں میں الجھا دیتی ہیں۔ اتنی پریشان ہوجاتی ہیں کہ بس ڈرائیور کے ساتھ اور ولید کے ساتھ مجھے آنا اچھا نہیں لگا۔"

"یہ تو مجھے یہاں آنا تھا اسی لیے میں تمہیں ساتھ لے آیا ورنہ میں تمہیں کبھی نہ لاتا۔"

"پھر مجھے آپ کو بتانا ہوتا کہ آپ کی مما نے میرے لیے ایک نیا مسئلہ کھڑا کردیا ہے۔"

"وہ کیا؟"

"اب اس بات کو بتانے کا کوئی فائدہ نہیں۔" عفنان شاہ نے اس کا جواب سنا نہیں تھا۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے لب بھینچ گئے۔ اس نے مڑ کر دیکھا وہ اس سے ایک قدم پیچھے تھی۔ اس کا دھیرے دھیرے کپکپاتا بدن نقاب ہونے کے باوجود اس کی حالت کو ظاہر کررہا تھا۔

"ریلیکس تم نقاب میں ہو اسے نہیں پتا چلے گا۔" اس نے آہستہ سے کہا مگر وہ سن رہی تھی۔ اس کا بدن بے جان ہوا جارہا تھا۔ قدموں پر کھڑا رہنا اس کے لیے مشکل ہوگیا تھا۔

"گرنے سے پہلے یاد رکھنا میں تمہیں ہرگز نہیں اٹھاؤں گا۔ شرافت سے آگے بڑھو وہ تمہیں نہیں پہچانے گا۔" اس نے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا' وہ بس ایک بے جان مورتی کی طرح اس کے ساتھ چلی آئی اس نے خود وٹامن دوائیں ڈاکٹر سے لکھوائی اور اسے گھر لے آیا۔

مما اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن عفنان شاہ نے یہ کہہ کر کہ وہاں اس کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ مما کی خواہشوں اور امیدوں کو اور بڑھا دیا تھا۔ وہ اسے آرام کی تاکید کرتا آفس چلا گیا۔

"واٹ اے شیم پری۔" ولید اسے شرمندہ کرنا چاہ رہا تھا اور وہ تھی کہ ہنس ہنس کر اس کا برا حال ہوا جارہا تھا۔ وہ اور ولید دونوں رات کھانے کے بعد واک کرنے آئے تھے۔ بلکہ ولید اسے زبردستی لایا تھا اور جب وہ گلی کا موڑ مڑنے والے تھے تو اس نے آخری بنگلے کی ڈور بیل بجادی۔ ولید ہکابکا وہیں کھڑا رہ گیا تو وہ اسے بازو سے پکڑ کر فوراً گلی کا موڑ مڑ گئی۔

"پری آپ کو عفنان شاہ کی حرکتوں کا پتہ نہیں عفنان شاہ اگر یہ حرکت دیکھ لیتا تو یقیناً بے ہوش ہوجاتا۔"

"اور مما پاپا۔" وہ دونوں ہاتھوں سے پیٹ پکڑ کر دہری ہورہی تھی اسے ہنسی کسی کے گھر کے ڈور بیل بجانے پر نہیں بلکہ ولید شاہ کے ہونق زدہ چہرے کو دیکھ کر آ رہی تھی۔

"وہ تو میرا ابھی یقین نہیں کریں گے کہ آپ نے ایسی حرکت کی ہے بلکہ سچ بتاؤں مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہورہا ہے مجھے لگ رہا ہے میری آنکھوں نے کچھ غلط دیکھ لیا ہے ورنہ میری پری تو غلط نہیں ہوسکتی۔" اس کی ہنسی یوں غائب ہوئی جیسے بٹن دباتے ہی کمرے میں اندھیرا ہوجائے وہ سن سی ولید کو دیکھے گئی۔

"ولید ہر انسان اچھا برا ہوتا ہے...... پھر میں......"

"کسی کی اچھائی برائی کو دیکھنے کے لیے ایک سال کافی

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے اور اس ایک سال میں، میں نے جان لیا آپ کتنی اچھی ہیں اتنی اچھی کہ آپ کے اندر کوئی برائی نہیں۔ عفنان شاہ جیسے شخص کے ساتھ رہ کر آپ کو آج تک اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی میری تو پھر یہ آپ کی اچھائیوں کی حد ہے ہماری سوسائٹی کی کوئی بھی لڑکی ہوتی ناں پری تو ہمارا گھر میدان جنگ بن چکا ہوتا۔ عفنان شاہ کی کب کی علیحدگی ہو چکی ہوتی۔ مما کہتی ہیں آپ کو عفنان شاہ کے متعلق کچھ نہیں پتہ مجھے لگتا ہے جو ہم سے چھپا ہے وہ بھی سب آپ کو پتہ ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولتا چلا گیا۔

"ولید......" اس نے کچھ کہنا چاہا مگر ولید نے اسے روک دیا۔

"مجھے لگتا ہے پری عفنان شاہ نے آپ سے شادی نہیں کی آپ کو خرید لیا ہے جیسے آپ دونوں کے درمیان کوئی سودا ہے اس نے آپ کو آپ کی نانی کے بعد ایک چھت ایک تحفظ دیا ہے اور بدلے میں آپ نے اسے آزادی۔ مما کہتی ہیں آپ اسے گھر سے باندھ کیوں نہیں لیتی...... لیکن آپ ایسا نہیں کرسکتی کیونکہ وہ آپ کے معاہدے کی خلاف ورزی ہوگی۔" اس کی حالت بگڑنی شروع ہوگئی ولید یہ سب کیا کہہ رہا تھا اس کا دماغ بند ہوگیا۔ وہ جھٹکے سے پلٹی وہاں سے بھاگ جانے کو مگر ولید نے اسے بازو سے تھام لیا۔

"پری کچھ ایسا ہی ہے ناں آپ کے اور عفنان شاہ کے درمیان۔" اس نے اسے غور سے دیکھا۔

"شٹ اپ ہاتھ چھوڑو میرا۔" وہ سختی سے گویا ہوئی۔

"پری پلیز آپ ہمیں بہت عزیز ہو اپنا وہ معاہدہ توڑ دو۔ پری عفنان شاہ کو باندھ لو خود سے میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ پری مما پاپا بھی آپ کا ساتھ دیں گے ہم عفنان کو مجبور کردیں گے۔" اس نے جدوجہد کرکے ولید سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور پلٹ کر بھاگتی ہوئی گھر کی طرف آگئی۔ اپنے کمرے میں بیڈ پر گرتے ہوئے وہ بے جان سی ہوگئی۔

"اوہ خدایا ولید کیا کہہ رہا تھا۔ ولید کو یہ سب کیسے معلوم ہوگیا نہیں ولید کو کچھ معلوم نہیں ہوا یہ اس کے صرف اندازے ہیں وہ بہت تیز ہے۔ مجھے عفنان شاہ کو یہ سب بتانا ہوگا ورنہ بہت مشکل ہوجائے گی۔ ایک طرف مما اور دوسری طرف ولید یا اللہ میں کہاں جاؤں۔" مما نے اسے وہ دوائیاں کھاتے دیکھ کر ایک خوشی کا اظہار کیا تھا لیکن پھر بھی جب انہیں کوئی خوش خبری نہ مل سکی تو وہ خود اسے ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئیں تھیں وہاں اس کی عزت کو خدا نے بنائے رکھا لیکن اب اسے عفنان شاہ کی طرف سے سپورٹ کیا جانا ضروری ہوچکا تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

"تم اب تک جاگ رہی ہو۔" آج ولید شاہ نے اس کی نیند اڑا دی تھی۔ عفنان شاہ اسے جاگتا دیکھ کر حیرت زدہ ہوا۔ وہ بیڈ کے کنارے پر گود میں تکیہ رکھے بیٹھی تھی۔

"مجھے آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں عفنان شاہ آپ فریش ہو کر آجائیں۔" اپنی شادی کو ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ ان کی چوتھی بار ہونے والی میٹنگ تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے ان کی شادی کی سال گرہ تھی جسے ولید نے سیلیبریٹ کیا تھا۔

"ہاں بولو۔" وہ تولیے سے بال رگڑتا ہوا بیڈ کے دوسرے کنارے پر بیٹھ گیا۔

"عفنان شاہ پہلی بار آپ تین ماہ سے مسلسل ایک ہی لڑکی کے ساتھ ولید شاہ، طوبیٰ شاہ، ماما، پاپا اور چچی کو نظر آرہے ہیں اس بات کا کیا مطلب لیا جائے۔"

"یہی کہ میں اس سے شادی کرنے والا ہوں۔ تم نے دیکھا ہے اس لڑکی کو۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اتنے آرام سے بتا رہا تھا جیسے اپنے کسی گھر کے دوست کو بتا رہا ہو۔

"وہ کشمالہ یاد ہے تمہیں جسے میں نے ہاسپٹل پہنچایا تھا۔" اس نے کہا تو اس نے چونک کر اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ وہی لڑکی تو ہے۔ بہت پیاری بہت خوب صورت اس میں وہ سب کچھ ہے جو میں چاہتا تھا۔"

"مگر آپ تو کبھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتے تھے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

iety.com

اس کی ساری پریشانی ختم ہوگئی وہ بڑی ہلکی پھلکی ہوکر اس سے پوچھ رہی تھی۔

"بس یار یہ سمجھو کہ مجھے کشمالہ جیسی کوئی لڑکی کبھی ملی ہی نہیں۔ کسی کو دیکھ کر ساری زندگی اس کے ساتھ گزارنے کا مجھے کبھی خیال آیا ہی نہیں۔"

"میں نے تو پہلی ہی نظر میں جان لیا تھا کہ وہ بہت خوب صورت ہے۔" وہ اپنی جوہری والی نظروں پر اترائی تو وہ ہنس دیا اور تکیہ سیدھا کر کے وہ لیٹ گیا۔

"سچ سچ وہ واقعی خوب صورت ہے اس میں کچھ ایسا ہے جو آپ کو اس سے باندھ لیتا ہے۔"

"تو آپ اپنی شادی میں گھر والوں کو شامل کرنے والے ہیں یا نہیں۔"

"کتنا بے تکا سوال ہے یہ میری شادی میں میرے گھر والے کیوں نہیں آئیں گے۔" وہ ابھی تک کشمالہ حیدر کے حسن میں گم تھا اس کے اس طرح کہنے پر گھور کر اسے دیکھا مگر جیسے کچھ یاد آیا تو وہ رکا۔

"ارے ہاں...... آپ بھی تو موجود ہو گھر میں میری بیوی کے نام سے۔ جو گھر بھر کی بہت لاڈلی بہو اور بھابی ہو۔"

"مجھے وقت گزارنے کے لیے کچھ تو کرنا تھا۔ اس لیے میں نے ان لوگوں سے رابطہ بڑھایا مجھے نہیں پتا تھا وقت اتنی جلدی گزر جائے گا۔"

"رابطہ تم نے بڑھایا اب اسے ختم بھی تمہیں ہی کرنا ہوگا۔" وہ کتنے آرام سے کہہ رہا تھا اس کے دل پر جو گزر رہی تھی اس کا ذرہ بھر اندازہ نہ تھا اس شخص کو۔

"ولید کو لگتا ہے ہمارے درمیان کوئی معاہدہ ہے۔" اس نے ولید کی تمام باتیں بتائیں۔

"یہ ولید کا بچہ بہت ہمدرد ہے۔" وہ چڑ گیا۔

"یاد ہے اس روز کس طرح وہ تمہیں میری گرل فرینڈ سے آگاہ کر رہا تھا۔ میرا جی چاہ رہا تھا قہقہے لگا کر ہنسوں۔" وہ واقعی ہنسا۔

"ویسے اگر میں نے تمہاری موجودگی میں شادی کر لی تو ولید مجھ سے حقیقتاً جھگڑ پڑے گا اسے میری گرل فرینڈز برداشت نہیں ہوتیں بیوی کیسے برداشت کرے گا۔ خوامخواہ ایک غیر لڑکی کے پیچھے ہم بھائیوں کا رشتہ پہلے سے خراب ہو جائے گا۔" غیر لڑکی کے القاب سے یقیناً اسے ہی نوازا گیا تھا۔ اس کے دل پر کڑی گزری۔

"ایک غریب لڑکی کسی محل میں آ کر خوش رہ ہی نہیں سکتی۔" اس نے اذیت سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔

"معصفنان مجھے دو ماہ کا وقت دیجیے۔ اس وقت کے اختتام پر خود آپ کی فیملی کشمالہ کے گھر آپ کا یہ پرپوزل لے جائے گی۔" اس کا لہجہ بڑا مضبوط تھا۔

"او کے مجھے تمہاری صلاحیتوں پر شک نہیں کرنا چاہیے۔" وہ مسکرایا جب کہ وہ آہستگی سے اٹھی اور صوفے کی طرف بڑھ گئی۔

"مما کیا بات ہے جب سے آیا ہوں دیکھ رہا ہوں آپ کچھ پریشان ہیں۔" وہ سب رات کا کھانا کھانے کے بعد فارغ بیٹھے طوبیٰ شاہ کے ہاتھوں کی چائے سے لطف اندوز ہوتے ہنسی مذاق کر رہے تھے کہ اچانک ولید شاہ نے کہا تو وہ جو بڑی بے چینی سے بار بار پہلو بدل رہی تھیں چونک گئیں۔

"نہ...... نہیں تو۔" اب سب نے ان کی طرف دیکھا۔ وہ واقعی پریشان تھیں پارس نے کن انکھیوں سے دیکھا تھا جب آج وہ پہلے دن اتنی پریشان تھیں تو باقی 29 دن کس طرح گزاریں گی۔ پارس کو اندر ہی اندر شرمندگی نے گھیرا۔

"واقعی...... یہ بات تو میں نے بھی محسوس کی تھی۔" چچی نے یکلخت کہا۔

"ارے کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں۔"

"پری ایسا کرو بیٹا آپ اپنی مما کے سر میں تیل کا مساج کردو انہیں اچھا محسوس ہوگا۔" پاپا نے کہا تو وہ اٹھنے لگی۔

"ذرا آرام سے چلو۔" مما نے یکلخت اسے ٹوکا تو اس نے چلنے کی رفتار چیونٹی جیسی کردی واپس آئی تو مما نے منع

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

کردیا وہ پاپا کو مساج کرنے لگی۔
"واہ...... واہ مزہ آتا ہے، بہت۔"
"پری ذرا آج میرے بھی کردو۔" ولید پاپا کے دائیں طرف آ بیٹھا۔
"وہ تھک جائے گی۔" مما کے یوں کہنے پر پارس نے بے بسی سے انہیں دیکھا۔
"السلام علیکم۔" اس سے پہلے کہ وہ سب مما کو بھرپور حیرت سے دیکھ پاتے ان کے دماغ سن ہو گئے۔ اس بار پارس بھی حیرت سے منہ پھاڑے رہ گئی کیونکہ عفنان شاہ ساڑھے نو بجے گھر آ گیا تھا۔
"وعلیکم السلام بیٹا میں کب سے آپ کا انتظار کررہی تھی۔" مما کی ساری بے چینی بے قراری خوشی میں ڈھل گئی۔
"جس وقت آپ کی کال آئی میں یہاں سے دور تھا۔"
"کوئی بات نہیں بیٹا۔" مما نے مسکرا کر کہا۔ وہ سب بے حد سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔
"آپ نے مجھے کال کیوں کی سب خیریت تو ہے ناں۔"
"آپ پاپا بننے والے ہو۔" سب اچھل پڑے تھے لیکن عفنان شاہ سن سا انہیں دیکھتا رہ گیا۔
"مجھے لگا مجھے یہ خبر سب سے پہلے آپ کو دینی چاہیے اسی لیے میں نے ابھی تک گھر میں کسی کو نہیں بتائی۔"
"کیا میں چاچا بننے والا ہوں۔" ولید اچھل پڑا۔
"اور میں پھوپو۔" طوبیٰ آگے بڑھ کر پری سے لپٹی۔
"طوبیٰ......" مما یکلخت چیخیں تو سب ہی حیران رہ گئے۔
"بیٹا پری کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ پری بالکل بھی نارمل نہیں ہے۔ ہماری ذرا سی بھی غیر احتیاطی بچے اور ماں کی جان کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔" سب اس بار سن رہ گئے تھے تو عفنان شاہ نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔ جس کے پورے وجود میں ایک بے چینی تھی۔ مما سب سے پہلے اس خبر کو عفنان شاہ سے شیئر کریں گی۔ یہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔
"اب اپنی بیوی کا خیال تمہیں خود رکھنا ہوگا۔ اسے بہت سنبھال کر رکھنا ہوگا ہم لوگ جتنا بھی خیال کرلیں تمہاری طرح نہیں کرپائیں گے۔" عفنان شاہ کی نگاہیں اسے خود پر گڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کا جی چاہ رہا تھا وہ پل بھر میں یہاں سے غائب ہوجائے مزید شرمندگی اس سے اٹھائی نہیں گئی تو وہ یکلخت اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔
"میں آتا ہوں۔" کہہ کر وہ فوراً اس کے پیچھے آ گیا۔ وہ کمرے میں نہیں تھی تب وہ ٹیرس کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں ہاتھ گرل پر لٹکائے دوسری طرف جھکی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ اس نے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ گرل کافی زور سے اسے لگی۔
"بہت احتیاط کی ضرورت ہے تمہیں۔" وہ اسے اسی طرح جھٹکے سے کھینچتا ہوا اندر کمرے میں لے آیا۔
"سوری عفنان شاہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ مما آپ کو بلائیں گی یا اس معاملے کے لیے آپ کو پابند کریں گی۔" اس کی نظریں اٹھ نہیں پارہی تھیں۔
"یہ کیا ڈرامہ ہے ویسے۔" اس نے اسے بیڈ پر پھینکا۔
"میں نے رابطے کے اختتام کی طرف پہلا قدم بڑھا دیا ہے۔ مجھے لگا آخری قدم تک میں خود چلوں گی مگر مما...... مجھے سمجھ نہیں آرہا انہوں نے آپ کو کیوں بلایا اور وہ......" کچھ خیال آتے ہی وہ یکلخت رکی۔
"اوہ تو...... اوہ اب سمجھ آیا۔"
"کیا......؟" وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔
"جب میں پہلے دن آپ کے گھر والوں سے رابطے بڑھانے کے لیے نیچے اتر کر گئی تھی تو آپ کی مما نے مجھے بہو تو تسلیم نہیں کیا لیکن مجھ سے انہوں نے ایک امید باندھ لی تھی کہ میں آپ کو ان کے نزدیک لے آؤں گی لیکن میں ایک سال گزرنے کے باوجود ایسا نہیں کرسکی آپ کو پتہ ہے پچھلے کئی ماہ سے وہ مجھے ڈاکٹر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

ciety.com

کے پاس لے جارہی ہیں تا کہ انہیں یہ خوش خبری مل سکے میرا اور آپ کا ریلیشن تو انہیں جلد ہی پتہ چل جاتا اگر وہ ڈاکٹر جیہ نہیں ہوتی۔''

''ڈاکٹر جیہ۔'' وہ بری طرح چونکا اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''مجھے لگ رہا تھا کہ وہ محض اپنا پوتا یا پوتی دیکھنا چاہتی ہیں جب آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کشمالہ حیدر سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے لگا کہ اب وقت قریب ہے مجھے اس گھر سے چلے جانا ہے تو میں نے اس رابطے کو ختم کرنے کے لیے یہ پلان کیا۔ مگر مما نے آپ کو کیوں بلایا اور یوں پابند کیوں کیا آپ جانتے ہیں کیوں؟'' وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

''کیونکہ وہ اپنے پوتا پوتی نہیں آپ کو اپنے پاس دیکھنے کی خواہش مند ہیں۔ وہ آپ کو گھر میں دیکھنا چاہتی ہیں کیونکہ کوئی بھی شخص ہو وہ کسی کے آگے بھی نہ جھکے اپنی اولاد کے لئے جھکتا ہے۔ اسی لیے وہ آپ کو آپ کی اولاد سے باندھ کر اپنی اولاد کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی ہیں۔''

''کیا ملتا ہے یار گھر میں؟'' اس نے منہ بنایا وہ اپنی نوعیت کا واحد شخص تھا۔ جو گھر سے اتنا بےزار تھا۔

''اور اگر میرے ماں باپ کو میری اتنی ہی چاہت تھی تو مجھے نہیں دینا تھا کسی اور کو انہوں نے جو مجھے ماحول دیا میں اب اس ماحول کا عادی ہو چکا ہوں۔ اکیس سال میں نے امریکہ میں گزارے ہیں اور مجھے اس ماحول کی عادت پڑ گئی ہے یہاں آیا تو مما کو میری ہر بات پر اعتراض میرے آنے جانے پر میری ڈریسنگ پر میرے دوستوں پر میرے کھانے پینے پر بس یہی ہوتا ہے اس گھر میں اور مجھے یہ سب پسند نہیں۔ مجھے پابند ہو کر رہنا اچھا نہیں لگتا۔''

وہ بیڈ پر سیدھا ہو کر لیٹ گیا اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ انتہا کا بیزار تھا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی اس کے ماں باپ نہیں تھے وہ کتنا ترستی تھی لیکن اس کے پاس تھے اور یہ کتنا بیزار تھا۔

''ایک بات کہوں عفنان شاہ آپ برا تو نہیں مانیں گے۔'' جواباً وہ کچھ نہیں بولا۔

''آپ نے زندگی کے اٹھائیس سال آزادی کے ساتھ گزارے ہیں۔ اپنی مرضی سے گزارے ہیں۔ کیا صرف اٹھائیس دن اس گھر کے لیے گزار لیں نے صرف اٹھائیس دن پلیز۔'' جانے سے پہلے وہ مما کو یہ خوشی دے جاتی تو شاید اس کی طرف سے ملنے والی تکلیف کا کچھ ازالہ ہو جاتا۔ وہ کچھ نہیں بولا تو وہ مایوس ہو کر وہاں سے اٹھنے لگی۔

''انتیسواں دن نہیں ہوگا۔'' اس کی آواز پر وہ یکلخت خوشی سے پلٹی۔

''نہیں ہوگا۔ بالکل نہیں ہوگا۔'' وہ سرشاری سے بولی۔ جس وقت مما کا فون آیا تھا وہ کشمالہ حیدر کو چھوڑنے ایئرپورٹ گیا ہوا تھا۔ اس کے کسی رشتے دار کی شادی تھی وہ لندن چلی گئی۔ ایک ماہ بعد اس کی واپسی ہونی تھی اور کشمالہ حیدر کے بعد باہر اس کا دل لگنا نہیں تھا اس کا ارادہ لندن جا کر کشمالہ کو سرپرائز کرنے کا تھا مگر اب نہیں......

''مما میرا ناشتہ۔'' سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس کا کہنا۔ بس لفظوں کی ذرا سی تبدیلی نے سب کو خوشی سے گنگ کر دیا۔

''کیا لو گے ناشتے میں بیٹا۔'' مما فوراً اٹھیں۔ اس نے مسکرا کر وہی بتایا جو روز وہ لیتا تھا۔ ناشتہ ہو گیا تو وہ کھڑا ہو گیا۔

''او کے بائے۔'' وہ باہر کی طرف بڑھا۔

''پری یہ بہت بری عادت ہے تم اسے دروازے تک جا کر اللہ کے سپرد کیا کرو۔ ہمیشہ یہیں بیٹھی رہتی ہو۔'' چچی کے اس طرح کہنے پر اسے زور سے پھندہ لگا۔

''ہاں یہ تو ہے۔'' مما نے بھی تائید کی تو اس کے ساتھ ساتھ ولید طوبیٰ بابا کی بھی آنکھیں پھٹ گئیں۔ حتیٰ کہ خود عفنان شاہ نے بھی پلٹ کر ان دونوں خواتین کو دیکھا۔ وہ آہستہ سے اٹھی اور اس کے قریب آئی۔

''اللہ حافظ۔ ڈنر پر انتظار کریں گے ہم آپ کا۔''

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

''پانچ بجے میرے لیے چائے تیار رکھنا۔'' اس نے پری سے کہا لیکن اس کی نظریں مما پر تھیں جن کے چہرے پر خوشی اور آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے۔ وہ پلٹ گیا۔

''بیٹے نے ایک بار مما کیا کہہ دیا آپ تو سچ مچ کی ساس بن گئیں۔'' ولید نے اس شاک سے بمشکل نکلتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ ولید بہت بولتے ہو تم۔'' اور سب کے منہ کھل گئے۔

''یہ عفنان شاہ تو بڑا بھاری پڑ رہا ہے ہمیں۔'' اس نے منہ بنایا تو پری اور پاپا ہنس دیئے۔

❀.......❀.......❀.......❀

''مما ہم پوری احتیاط کریں گے پلیز جانے دو ناں ہمیں۔'' ولید بری طرح سے تنگ آچکا تھا۔ مما عفنان شاہ کے لیے ہتھیلی بچھائے ہوئے تھیں اور پورے گھر کو بھی تنگ کیا ہوا تھا۔

''نہیں ولید تم پر اعتبار نہیں کرسکتی میں۔ بہت بچپنا ہے تمہارے اندر۔'' انہوں نے اسے گھورا۔

''اچھا بس لان تک جانے دیں۔'' اصل میں وہ پری کو لے کر واک کرنے جانا چاہتا تھا۔

''ایک بار پہلے بھی تم لان کا کہہ کر پورے علاقے کا چکر لگا کر آئے تھے۔'' طوبیٰ کی عقل کا کیا کہنا۔

''تم میرے بارے میں بہت اپ ٹو ڈیٹ معلومات رکھتی ہو۔'' وہ چڑا۔

''تو کیا پری کی طرح آنکھیں بند کرکے بیٹھ جاؤں۔'' اس نے کہا تو ولید کے ساتھ ساتھ پری کی بھی آنکھیں پھیل گئیں۔ پھر پری نے مسکراتے ہوئے منہ پھیر لیا مگر ولید نے کافی گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

''دال میں کچھ کالا ہے پری۔'' ولید بڑبڑایا تو دونوں نے اس کی عقل کا ماتم کیا۔

''یہ دال تم پر لٹو ہے۔'' پری نے مسکرا کر کہا۔ ولید نے آنکھیں گھمائیں تو طوبیٰ نے پری کا آنچل اپنے منہ پر پھیلا لیا۔

''لیکن میں تو کہیں اور فدا ہوں۔'' اس نے مسکرا کر چھیڑا۔

''فدا ہونے کا اب حق نہیں بچا۔ بیٹا سارے حقوق طوبیٰ کے نام ہوچکے ہیں۔''

''کیا......؟'' اس نے چیخ ماری۔

''جی...... چچی اور مما میں یہ بات طے ہوچکی ہے اب جلد ہی کوئی رسم ادا کی جائے گی۔'' انکشاف پر انکشاف وہ دم بخود رہ گیا۔

''مما کو کیا نظر آیا اس میں۔''

''جو تم اندھے کو نظر نہیں آیا۔'' ساری شرم بھلا کر وہ غصے سے بولی۔

''پری مجھے آپ کے جیسی لڑکی چاہیے۔ دھیمے مزاج والی۔ اپنے شوہر کا بہت خیال کرنے والی۔ سب گھر والوں سے اتنی محبت کرنے والی۔ ایسی بدتمیز لڑکی نہیں۔'' وہ بے بسی سے بولا تو طوبیٰ نے اسے گھور کے دیکھا اور پری کی مسکراہٹ یکلخت غائب ہوگئی۔ خود پر قابو پاتے پاتے بھی کوئی درد چہرے کا حصہ بن گیا۔

''ولید ذرا خبریں تو لگانا بیٹا۔'' پری نے چونک کر دیکھا پاپا کے ساتھ عفنان شاہ بھی تھا۔ ولید نے ٹی وی آن کر کے پاپا کو ریموٹ تھمایا۔ عفنان شاہ کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ''اٹس بورنگ۔''

''پری مما تو اب ہمیں باہر جانے نہیں دیں گی پھر کیا کریں۔'' وہ عفنان شاہ کو بغور دیکھ رہی تھی اور وہ ٹی وی میں مصروف تھا۔

''ولید کیرم لے آؤ۔'' اس کی نظروں کے تعاقب میں ولید نے دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔

''عفنان بھائی آئیں ہمارے ساتھ کھیلیں۔'' طوبیٰ نے آواز لگائی وہ کیرم کے بجائے لیڈو لے آئی تھی پورے ٹیبل پر لیڈو سیٹ کر دیا تھا۔

''کیا......؟'' وہ حیران ہوا۔ پری اور ولید ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ جب کہ طوبیٰ کے سامنے جگہ خالی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

”آ ئیں ناں یہ دونوں پارٹنر ہیں۔ میرا پارٹنر نہیں ہے آپ آ جائیں ناں۔“ ولید گوٹیں سیٹ کررہا تھا۔

”یہ کیا بچوں والا گیم ہے۔“ اس نے منہ بنایا۔

”آپ آئیں تو ایک بار ہماری مرضی سے کھیلیں۔ اگلی بار آپ کا دل نہ چاہے گا تو ہم نہیں کھیلیں گے۔“ پری نے مسکرا کر کہا اور مرضی کا نام آتے ہی وہ کچھ سوچتا ہوا اٹھ گیا۔

پھر جو ولید اور پری نے پارٹنر کے نام پر دھاندلی کی تو طوبیٰ حقیقت میں رو دینے کے قریب ہوگئی تھی۔ عضنان شاہ کو گیم آتا ہی نہیں تھا تو وہ فوری طور پر ان کی دھاندلی کو بجھ نہیں پایا اور جب تک طوبیٰ اسے سمجھاتی وہ دونوں لڑنے پر آ جاتے۔ گیم ختم ہوا پری اور ولید جیت چکے تھے اور اب گیم عضنان شاہ کو سمجھ بھی آ گیا تھا۔

”آؤ تم دونوں...... ہمیں بے وقوف سمجھ لیا تھا تم دونوں نے۔“ وہ خود دوبارہ گوٹیں سیٹ کرنے لگا۔ تینوں نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھا کیونکہ عضنان شاہ کو خود پتہ ہی نہیں چلا وہ بچوں والا گیم اب شوق سے کھیلنے چلا تھا۔ مما، پاپا، چچی بھی انہیں دلچسپی سے دیکھنے لگی۔

”واٹ نان سینس۔“ اس نے کھیل کے درمیان میں یکلخت پری کا ہاتھ پکڑا۔

”کیا ہوا۔“ وہ دونوں چونکے۔

”یہ گرین گوٹ ولید کی ہے یہ تمہارے بلیو دائرے میں پہنچ کر کس طرح سے گیم سے باہر جا سکتی ہے۔“

”اوہ یہ تو واقعی گرین گوٹ ہے یہ یہاں کیسے آ گئی۔“ وہ بڑی معصومیت سے بولی۔ ولید نے فوراً اٹھ کر اس کی بلائیں لیں تو مما پاپا بے اختیار ہنس دیے جب کہ عضنان شاہ نے دونوں کو گھورا۔

”پتہ ہے میں تو ان دونوں کے ساتھ کھیلتی بھی نہیں ہوں بھائی اتنی دھاندلی کرتے ہیں یہ دونوں کہ الامان۔“ طوبیٰ نے بھی ان دونوں کو گھورا۔

”اگلے گیم میں یہ دونوں پارٹنر نہیں بنیں گے بلکہ پری میری پارٹنر اور ولید تمہارا پارٹنر۔“ اس نے تیسرے گیم کا بھی پلان بنا لیا تھا۔ پری نے بامشکل اپنی مسکراہٹ کو چھپایا۔

دوسرا گیم بھی ولید کی ٹیم جیت گئی تھی۔

”اب کل کھیلیں گے۔“

”ہاں میرا تو سر بھی دکھ گیا۔“ ولید نے بھی ایکٹنگ دکھائی۔

”تم دونوں کی ایسی کی تیسی۔“ عضنان نے ایک جھٹکے سے پری کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

”بیٹا آرام سے۔“ مما کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں وہ توازن قائم نہ رکھ سکی اور اچھی خاصی اس کے قریب کھنچ آئی سب ہی لمحہ بھر کے لیے سن رہ گئے۔

”بیٹا ڈاکٹر نے بہت زیادہ احتیاط بتائی ہے پری کے لیے اس کی کوئی بھی ٹیسٹ رپورٹ نارمل نہیں ہے پلیز بیٹا خیال رکھو۔“ مما کے چہرے پر اتنی پریشانی اضطراب تھا کہ عضنان شاہ کا سر بے اختیار اثبات میں ہلا۔

”اب واقعی باقی کا کھیل کل ہی کھیلنا اب تم لوگ آرام کرو۔“ چچی نے کہا تو وہ فرماں بردار بچوں کی طرح اٹھ کر چلتا بنا۔

”پری بڑی بری عادت ڈال دی ہے تم نے مجھے یہ مساج کروانے کی۔“ وہ صوفے پر پاپا کے پیچھے بیٹھی مساج کررہی تھی۔ عضنان اور ولید کارڈ کھیل رہے تھے مما سب کے لیے ڈرائی فروٹ لے آئی تھیں سب ہی اس سے لطف اندوز ہورہے تھے پری کے منہ میں خود مما ڈال رہی تھیں کیونکہ اس کے ہاتھ تیل میں ہورہے تھے۔

”پاپا مما یہ عادت ختم کروادیں گی اب جلد ہی۔“

”جی بالکل...... دیکھیں پہلے روز کرواتے تھے اب مما نے ایک دن کا گیپ کروا دیا ہے۔ پھر دو دن کا کروائیں گی پھر چار دن اس کے بعد بند کروا دیں گی۔“ ولید نے ہنس کر کہا۔

”ہاں تو تمہارے باپ کو بھی احساس ہونا چاہئے کہ پری کو میں ہر محنت مشقت سے دور رکھ رہی ہوں اور یہ خوامخواہ......“ مما نے خفگی سے پاپا کو دیکھا۔

”نہیں بیگم صاحبہ ایسا نہ کرنا مجھے واقعی پری کی عادت

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

پڑ گئی ہے۔" پاپا نے قدرے پریشان ہو کر کہا تو مما نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے مسخرے پن پر ہنس پڑیں۔

"اچھا بیٹا اب آپ آرام کرو میں بھی سونے جا رہا ہوں۔" پاپا کھڑے ہو گئے۔

"پری ذرا ادھر بھی مساج کر دو۔" مما بھی اسے آرام کی ہدایت کر کے پاپا کے پیچھے چلی گئیں۔ وہ اٹھنے لگی تو ولید نے کہا عفنان شاہ نے نظریں اٹھائیں تو ولید کا عفنان شاہ کی طرف اشارہ کرتا ہاتھ اپنی طرف مڑا۔

"نہیں بس اب میں سونے والی ہوں۔" چونکہ وہ اشارہ سمجھ گئی تھی اسی لیے ہنس پڑی پھر ایک منٹ چپ رہ کر وہ عفنان شاہ کے پیچھے آ گئی۔

"آپ کو مساج کروں۔" اتنی چاہت اور محبت سے کہا کہ اگر وہ کارڈز میں گم نہ ہوتا تو اس کے انداز پر ضرور چونکتا مگر گیم میں محو اس نے صرف نفی میں سر ہلایا اور اس کے بعد چند لمحوں میں بازی پلٹ کر ایک اچھا خاصا جیتا ہوا گیم وہ ہار گیا۔

"دیکھا میں کتنا ٹیلنٹڈ ہوں کوئی بھی مجھے ہرائے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔" ولید خوشی سے جھومتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اس بات پر حیران ہوتا ہوا اٹھا کہ وہ ہار کیسے گیا لیکن جونہی اس کی نظر پری پر پڑی اسے سمجھ آ گیا اس کے پیچھے آ کر جو پیار سے مساج کرنے کی درخواست کی گئی تھی تو وہ محض اس کے پتے دیکھنے کے لیے تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی۔ تم بہت زیادہ ولید کو سپورٹ کرتی ہو۔" وہ دونوں اس کی خفگی پر ہنس دیئے۔

"ہمارے چھوٹے ہمیں ہرا دیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے اس خوشی کو محسوس تو کریں۔" وہ مسکرائی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تو وہ سر جھٹک کر اس کے پیچھے آ گیا۔ وہ کچھ محسوس نہیں کر پاتا تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

"بھائی...... بھائی جلدی سے باہر آئیں پاپا کو دیکھیں کیا ہو گیا۔" دروازہ بجنے پر پری کی آنکھ کھلی ولید کی آواز پر وہ بوکھلا کر اٹھی تیزی سے اپنا بلینکٹ اور تکیہ اس نے بیڈ پر پھینکا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تب تک عفنان بھی اٹھ بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا ولید؟"

"پاپا کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔" وہ پلٹ گیا تو وہ دونوں اس کے پیچھے بھاگے۔

"تم گاڑی نکالو ولید میں پاپا کو لے کر آتا ہوں۔" پاپا ہارٹ پیشنٹ تھے یہ اسے ابھی ابھی پتہ چلا تھا۔

"مجھ سے گاڑی ڈرائیو نہیں ہو گی۔" ولید تو بچوں کی طرح بے بی ہو کر رہا تھا۔ عفنان تیزی سے باہر بھاگا گاڑی پاس لایا تب تک ولید مما کے سہارے پاپا کو لا رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر دونوں بازوؤں میں پاپا کو اٹھا کر پچھلی سیٹ پر لٹایا مما کے بیٹھتے ہی گاڑی لے کر نکل گیا۔ ولید اور پری پیچھے اپنی گاڑی میں گئے۔ پاپا کو فوراً آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا۔

"بھائی پاپا ٹھیک تو ہو جائیں گے ناں۔" ولید ہراساں اس سے لپٹ گیا اور اس نے شاید پہلی بار اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اس نے ولید کو اپنے بازو کے گھیرے میں لے لیا۔

"پاپا بالکل ٹھیک ہو جائیں گے تو فکر مت کرو۔" تھوڑی دیر بعد پاپا کے نارمل ہونے کا بتایا گیا تو ان سب کی جان میں جان آئی۔ عفنان شاہ اور مما اندر روم میں پاپا کے پاس چلے گئے تو پری اور ولید باہر ہی رہ گئے زیادہ لوگوں کو اندر جانے کی ابھی ڈاکٹر نے اجازت نہیں دی تھی۔

"ولید یہ کیسا بچپنا ہے پاپا کی پہلی بار تو طبیعت خراب نہیں ہوئی تھی۔" اس نے حیرت سے ولید کو دیکھا افسردہ سا ولید آہستہ سے مسکرایا۔

"پری عفنان کی موجودگی میں مجھے لگ رہا تھا جیسے میں چھوٹا سا بچہ ہوں۔ وہ ہے ناں میرا بڑا بھائی وہ سب سنبھال لے گا۔ مجھے ایک انوکھا سا احساس ہو رہا تھا آپ کے پاس بڑا بھائی ہو یہ کیسی بے فکری کا احساس ہوتا ہے مجھے آج محسوس ہوا پری۔" وہ اس کی طرف مڑا اس کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

خطرناک حد تک پیلی رنگت دیکھ کر وہ اچھل پڑا۔
"پری...... کیا ہوا۔" وہ بوکھلا گیا اس کا لرزتا بدن کپکپاتے ہونٹ دہشت زدہ نگاہیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتا وہ بے ہوش ہوگئی پر اس کے بے ہوش ہو کر گرنے سے پہلے اسے کسی نے سہارا دیا۔
"آپ ہوان کے شوہر۔" عفنان شاہ کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر ڈاکٹر نے غصے سے ولید سے پوچھا۔
"نہیں بھائی ہیں میری۔"
"وہ میری پیشنٹ ہے۔ میں نے آپ کی مدر کو بتایا تھا کہ انہیں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے پھر یہ کیا تھا انہیں کچھ ہوگیا تو کون ذمہ دار ہوگا۔" ڈاکٹرنی انتہائی غصے میں تھی۔ وہ اسے پاپا کے برابر والے روم میں لے آئی تھی۔
"اصل میں ہمارے پاپا کی طبیعت خراب ہے ہم انہیں ہی لے کر آئے تھے کہ اچانک بالکل ٹھیک بیٹھی بھابی ایک دم سے گر پڑیں۔" ولید کی پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی جب کہ عفنان شاہ اطمینان سے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔
"اوہ سوری مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ کے والد کی طبیعت خراب ہے مگر ان کے لیے کوئی پرابلم ان کی جان کو خطرہ ہے۔" ولید کا منہ کھل گیا۔
"اگر اس وقت میں ان کو گرنے سے نہ بچاتی تو امید ہے کہ آپ کو اس وقت ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑتا۔" ڈاکٹرنی کا لہجہ پیشہ ورانہ تھا لیکن ولید کا سانس رک گیا۔
"ابھی تو یہ ٹھیک ہیں ہوش آجائے تو آپ انہیں گھر لے جائیں۔"
"ولید تم یہاں رکو میں مما سے کہہ دیتا ہوں کہ میں نے پری کو تمہارے ساتھ گھر بھیج دیا ہے۔" عفنان شاہ نے کہا تو ولید چونکا۔
"آپ بھابی کے پاس رکیں میں مما سے یہ کہہ دوں گا۔" وہ ہراساں چہرہ اور آنکھوں میں نمی لیے باہر نکل گیا۔
"میرا بھائی پہلے ہی پریشان تھا اس وقت اس طرح کی سچویشن کری ایٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" وہ غصے سے ڈاکٹر جیہ کی طرف پلٹا۔
"تمہیں لگ رہا ہے یہ بے ہوشی کا ڈرامہ کر رہی ہے۔" اس کا بس نہ چلا ورنہ وہ عفنان شاہ کے تھپڑ مار دیتی جو شاید کبھی لوگوں کو سمجھ نہیں سکتا۔
"یہ سچ مچ بے ہوش ہوگئی ہے کیونکہ اس نے یہاں ڈاکٹر نوید کو دیکھ لیا تھا اور اسے دیکھنے کے بعد اس کے دل کی دھڑکن تک بند ہو سکتی ہے۔ سمجھ میں آئی بات۔" اس نے غصے سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی۔
"بہتر یہی ہوگا کہ اسے یہاں سے ابھی لے جاؤ۔" عفنان یکلخت چونکا یہ وہی اسپتال تھا جہاں وہ کشمالہ حیدر کو لایا تھا۔ پھر ڈاکٹر جیہ خود ہی دو نرسوں کو لے آئی ان کی مدد سے اس نے خود ہی اسے عفنان شاہ کی گاڑی میں لٹایا۔ وہ اسے گھر لے آیا۔ جیہ نے اسے سکون آور انجکشن لگا دیئے تھے جس کی وجہ سے وہ صبح اٹھی تھی خود کو اپنے بیڈ روم میں دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔ عفنان شاہ واپس اسپتال چلا گیا تھا۔
"کیسی طبیعت ہے پری۔" طوبیٰ کی آواز پر وہ چونکی۔
"عفنان بھائی رات کو آپ کو گھر لائے تھے کہہ رہے تھے وہاں آپ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی اور اس بات کا تائی امی کو پتہ نہ چلے اسی لیے وہ آپ کو گھر لے آئے مگر وہ خود تایا ابو کی طرف سے بھی اتنے پریشان تھے سو مجھے آپ کے پاس بھیج کر وہ واپس اسپتال چلے گئے۔"
"طوبیٰ مجھے پاپا کے پاس جانا ہے۔" وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔
"تایا ابو کو ڈسچارج کر دیا گیا ہے وہ واپس آرہے ہیں۔" طوبیٰ نے تسلی دی۔ "آپ فریش ہو جائیں پھر ہم ناشتہ کرتے ہیں۔" طوبیٰ نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀ ...... ❀

"پاپا میں بہت ڈر گیا تھا آپ کی طبیعت دیکھ کر۔" ولید ان کے دائیں طرف اور عفنان شاہ ان کے بائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

طرف تھا۔ اس کے گھر والوں کے درمیان جو فاصلہ تھا اسے طے ہونے میں شاید ابھی کچھ دن اور لگتے مگر پاپا کی طبیعت نے جیسے وہ طویل فاصلہ ایک ہی جست میں طے کرادیا تھا۔ وہ آج گھر سے باہر ہی نہیں گیا مسلسل پاپا کے ساتھ تھا۔

"اگر عفنان نہیں ہوتا تو شاید میں بھی بہت پریشان ہوجاتی اس ولید نے تو بالکل حد کردی آپ کی طبیعت خراب ہوئی تو میں نے اسے آواز دی لیکن یہ تو صرف آپ کو دیکھ کر ہی اتنا بوکھلا گیا کہ حد نہیں۔ میرے بچے نے ہی پھر سب کو سنبھالا۔" مما کے لہجے میں عفنان شاہ کے لیے بے پناہ فخر تھا۔

"مما سچ بتاؤ میں آپ کا سگا نہیں ہوں کیا۔" ولید یک دم مصنوعی خفگی سے بولا۔

"سگے کیوں نہیں ہو تم۔ اتنی تو تعریف کرتی ہیں وہ تمہاری جب عفنان بھائی نہیں ہوتے تھے تب بھی تو تم ہی سنبھالتے تھے پھر رات بچوں والی حرکتیں کیوں کررہے تھے۔" طوبیٰ شاہ اور اس کی زبان ولید نے گڑبڑا کر دیکھا اور عفنان شاہ نے اسے بڑے غور سے دیکھا فاصلے کچھ اور کم ہوئے تھے۔

"یہ پری کہاں ہے ناشتے کے بعد سے نظر نہیں آئی۔" چچی نے کہا تو ولید چونکا۔

"مما وہاں پری بے ہوش ہوگئیں تھیں ڈاکٹر اتنا غصہ کررہی تھیں مجھ پر پھر میں نے انہیں بتایا کہ والد کی طبیعت خراب ہے تو......"

"کیا...... یا اللہ ولید تم مجھے اب بتارہے ہو۔" مما نے اسے گھور کے دیکھا اور تیزی سے اٹھیں مگر تبھی وہ ایک ٹرے اٹھائے اندر آئی۔

"پاپا میں نے آپ کے لیے سوپ بنایا ہے آپ ٹرائی کریں میں نے آپ کی طبیعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی تیاری کی ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے ٹرے کو ٹیبل پر رکھا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آتا پری کہ تمہیں صرف احتیاط اور آرام کی ضرورت ہے بتاؤ کیا چاہتی ہو تم...... نہیں چاہتی ہو تم یہ بچے تو بتادو مجھے۔" وہ ہکابکا مما کو دیکھے گئی وہ سب بھی چونک گئے تھے اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور چہرے پر تکلیف پھیلتی چلی گئی وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

"کلثوم یہ کیا طریقہ ہے بچی پہلے ہی پریشان ہے اور آپ بھی ایسا رویہ رکھیں گی تو بھلا کون دیکھے گا اسے۔" پاپا نے آہستہ آواز میں سرزنش کی تو مما کے بھی لب بھنچ گئے ان سے واقعی زیادتی ہوگئی وہ فوراً باہر نکلیں وہ ڈائننگ ہال کی ٹیبل پر سر رکھے بری طرح رو رہی تھی۔

"پری۔" وہ شرمندہ ہوئیں۔

"مما میں آپ کو بھی تکلیف دینا نہیں چاہتی تھی۔ آئی ایم سوری مما آئی ایم ریلی سوری میں آپ کی تکلیفوں کا باعث بن رہی ہوں۔" وہ ان سے لپٹ گئی اور انہیں افسوس ہوا۔ وہ بے چاری آخر کتنی احتیاط کرے۔ انہیں بہت افسوس ہوا پھر اس کی مسکراہٹ پھیلی پھیکی سی ہونے لگی وہ سب کے درمیان بیٹھ کر بھی وہاں ہوتی نہیں تھی۔ مما کو پھر چچی نے مشورہ دیا اگر وہ ذہنی طور پر نارمل نہ ہو پائی تو ان کی ہر احتیاط بے کار ہے انہوں نے مل کر ولید اور طوبیٰ کی شادی کی تیاری شروع کردی یہ تیاریاں اسے واقعی ذہنی پریشانی سے نکال لائیں۔

"طوبیٰ کے ڈریسز کے لیے کچھ ڈیزائنرز کی البم منگوائی ہے۔" انہوں نے البم اس کے سامنے رکھے۔ یہ سب ایک دلچسپ مرحلہ ثابت ہوا اس کی جیولری کپڑے ہر چیز کی تیاری کروانے مختلف لوگ گھر آنے لگے تھے وہ واقعی ہر فکر سے آزاد ہوگئی تھی مما نے بھی احتیاط جیسے ڈائیلاگ کم کردیئے کیونکہ وہ خود بھی بہت زیادہ احتیاط کرنے لگی تھی۔ بظاہر وہ جتنی خوش اور مصروف تھی حقیقتاً ایسا نہ تھا ہر دن ڈوبتے سورج کے ساتھ اس کے اندر بھی کچھ ڈوب رہا تھا۔ ان سب کو دھوکہ دینے کا گناہ ہر گزرتے دن کے ساتھ قریب سے قریب ہورہا تھا۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ مرجائے مگر مرنا آسان ہوتا تو وہ تب ہی مرچکی ہوتی۔ جب عفنان شاہ اسے اس گھر میں لایا تھا۔ بیس دن گزر چکے تھے مما

WWW.PAKSOCIETY.COM

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

عضنان شاہ کو پاکر خوش تھیں ولید کی شادی کی تیاریوں کے ہر کام میں مما عضنان شاہ کو شامل کررہی تھیں ابھی شادی کی تاریخ فائنل نہیں ہوئی تھی لیکن ولیمہ کہاں ہونا ہے اور بارات کس ہال میں جانی ہے سب فائنل ہوچکا تھا۔

''آج سے ٹھیک نو دن بعد جب عضنان شاہ واپس اپنی روٹین پر لوٹے گا تب میرے پاس گھر والوں کو دینے کے لیے ایک ریزن کا ہونا ضروری ہے ایک ایسا ریزن جو عضنان شاہ اور کشمالہ کے درمیان سے ہر رکاوٹ کو دور کردے۔'' اکیسواں دن شروع ہوچکا تھا۔ وہ پہلے دن سے روز عضنان شاہ کو دروازے تک چھوڑنے آتی تھی آج بھی آئی تھی۔

''اللہ حافظ۔'' اس نے ہونٹوں کو مسکراہٹ کے اسٹائل میں پھیلایا ضرور تھا لیکن وہ مسکرائی نہیں تھی۔

''اللہ حافظ۔'' وہ آگے بڑھ گیا' وہ وہیں کھڑی رہی آج ولید کو بھی جلدی جانا تھا سو وہ بھی اٹھ کر آ گیا۔

''اللہ حافظ پری اپنا خیال رکھنا۔'' اس نے پھر مسکرانے کی پوری کوشش کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔ ولید اپنی اور عضنان اپنی گاڑی لے جاچکے تھے اس کے باوجود گھر میں چار گاڑیاں تھیں۔ طوبیٰ اور پاپا کے جانے کے بعد وہ کھڑی ہوئی۔

''مما میرے سر میں درد ہورہا ہے اور مجھے کچھ چکر سے محسوس ہورہے ہیں' میں اپنے کمرے میں آرام کرتی ہوں۔''

''اوہ...... ٹھیک ہے بیٹا آپ آرام کرو زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کو بلالیں۔'' مما یک دم سے گھبرائیں۔

''نہیں مما میں آرام کرتی ہوں معمولی سا سر درد ہے بس۔'' وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بہت آرام سے سیڑھیاں چڑھنے لگی مما فکرمندی سے اسے دیکھ رہی تھیں وہ اوپر پہنچ گئی بس ایک سیڑھی باقی تھی وہ تبھی پلٹی تھی۔

''مما میرے لیے دودھ......'' لیکن اس کا پیر مڑ گیا اس کے ساتھ مما کی بے ساختہ چیخ نکل گئی مگر مما کی چیخ بھی اسے لڑھکنے سے بچانہ سکی اس نے خود کو بچانے کے لیے گرل کو پکڑنا چاہا تھا مگر ساتھ رکھے گل دان پر ہاتھ لگا اور وہ اس کے ساتھ لڑھکتا ہوا نیچے آ گیا تھا آخری سیڑھی پر وہ اپنے حواس کھو چکی تھی۔ گل دان اس کے سر پر لگا تھا۔ مما کی چیخوں سے ملازمین اور چچی آ گئیں تھیں مما اس کا سر اپنی گود میں رکھے اس کے چہرے کو تھپتھپا رہی تھیں چچی نے تیزی سے اپنا دوپٹہ اس کے سر پر باندھا جہاں سے خون نکل رہا تھا ڈرائیور نے جلدی سے گاڑی نکالی۔

''مما...... '' وہ جو گھر پر اپنی بھول جانے والی فائل لینے آیا تھا یہ منظر دیکھ کر سن کھڑا تھا۔

''عضنان جلدی سے دیکھو میری بچی کو کیا ہوگیا ہے۔'' مما بلک رہی تھیں اس نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا وہ لوگ اسے قریبی ہاسپٹل لے آئے تھے۔

''آپ کی بہو اب بہتر ہے اس کے سر کی چوٹ کافی گہری ہے۔ لیکن پھر بھی خطرے سے باہر ہے۔'' ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر نے بتایا۔

''ڈاکٹر ہماری بہو پریگنٹ ہے اور ڈاکٹرز نے اسے بہت زیادہ احتیاط بتائی تھی۔'' چچی نے یکلخت کہا یقیناً وہ اس طرف سے بھی مطمئن ہونا چاہتی تھیں۔

''مسز عضنان پریگنٹ ہے؟'' ڈاکٹر نے حیرت سے چچی کو دیکھا۔ عضنان کے لب بھینچ گئے۔

''ڈاکٹر اس مریضہ کو دیکھیں جلدی۔'' اسی پل نرس باہر آئی تو وہ سب چونکے۔ ڈاکٹر تیزی سے اندر پلٹ گئی تھی پھر وہ کافی دیر سے باہر آئی لیکن اس نے اس بار عضنان شاہ کو بڑے غور سے دیکھا۔

''آپ ان کے شوہر ہیں۔'' وہ کچھ نہیں بولا ڈاکٹر کے انداز نے اسے چونکا دیا تھا۔

''میں اس کی ساس ہوں اور یہ ہی شوہر ہے۔'' مما نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔

''آپ لوگوں کے لیے ایک افسوس ناک خبر ہے آپ کی بہو کبھی ماں نہیں بن سکتی۔'' اس کا انداز پروفیشنل تھا لیکن عضنان شاہ کے لیے اس کی آنکھوں میں رشک تھا۔ مما بیٹھتی ہی چلی گئیں چچی نے انہیں تیزی سے سہارا دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

''ویری لکی مین۔ میں نے تمہاری بیوی جیسی لڑکی آج تک نہیں دیکھی۔'' وہ قریب آ کر آہستہ سے بولی تو وہ چونکا۔

''ویسے اس کا خیال رکھنا اس کے سر پر آٹھ تا نگنے لگے ہیں۔'' وہ آگے بڑھ گئی۔

''بھابی پلیز خود کو سنبھالیں آپ ایسا کریں گی تو باقی سب کو کون دیکھے گا۔'' مما اب ہچکیوں سے رونے لگی تھیں چچی نے ولید طوبیٰ کو فون کر دیا تھا وہ سب تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچ گئے اور اداسی کی چادر پورے گھر نے اوڑھ لی رات کو طوبیٰ اور ولید وہاں رک گئے تھے صبح وہی دونوں اسے گھر لائے تھے۔ مما نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

''مت ہاتھ لگائیں مجھے۔'' اس نے جھٹکے سے مما کو خود سے الگ کیا۔ ''میں نے مار ڈالا اپنے بچے کو قاتل ہوں میں۔ میں نے مار ڈالا۔'' وہ دھاڑیں مار کر روتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی۔

''پری...... پری......'' سب ہی بھونچکا رہ گئے مگر اس کی ذہنی حالت ابتر ہوتی چلی گئی وہ سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔ وہ خود بھی روتی رہی گھر والوں کو بھی رلاتی رہی۔

''پری پلیز سنبھالیں خود کو...... مجھے پتہ ہے آپ کی تکلیف بہت بڑی ہے، ہم وہ درد محسوس بھی نہیں کر سکتے جو آپ کو ہو رہا ہے لیکن ہم آپ سے بہت پیار کرتے ہیں اور آپ کو اس حال میں دیکھ کر جو تکلیف ہمیں ہو رہی ہے وہ آپ نہیں سمجھ سکتی، پلیز پری ٹھیک ہو جائیں۔'' ولید اس کے لیے کھانا لایا۔ آج دوسرا دن ہو چکا تھا اس نے کچھ نہیں کھایا تھا ولید نے زبردستی نوالہ اس کے منہ میں ڈالا مما بھی آ گئیں تھیں ان سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ اس نے رونا بند کر دیا تھا وہ چپ ہو گئی تھی بالکل چپ لیکن اس کی طرف سے سب اتنے پریشان تھے کہ کسی نے بھی عفنان شاہ پر دھیان تک نہیں دیا تھا۔ پانچ دن گزرے تو سب کچھ معمول کے مطابق ہونے لگا مگر خاموشی کے ساتھ ہاں ایک تبدیلی آئی اب وہ عفنان شاہ کے پیچھے اسے اللہ حافظ کہنے نہیں جاتی تھی۔ عفنان پانچ بجے شام گھر آ جاتا تھا۔ انیسواں دن تھا رات نو بج چکے تھے مگر وہ نہیں آیا اور وہ جو پچھلے آٹھ دن سے بالکل چپ تھی مما کے پاس چلی آئی۔

''مما آپ کے پاس لیٹ جاؤں۔'' مما اور چچی ساتھ تھیں چونک کر اسے دیکھا۔

''آؤ بیٹا۔'' وہ آ کر ان کی گود میں سر رکھ کر نیچے بیٹھ گئی۔

''مما عفنان جلدی آنے لگے تھے ہمارے ساتھ رہنے لگے تھے کتنا اچھا لگتا تھا ناں۔''

''وہ ابھی آ جائے گا بیٹا کسی ضروری کام میں پھنس گیا ہوگا۔'' مما کو لگا وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی ہے انہیں عفنان پر غصہ آیا جو جانے کیوں اب تک نہیں آیا تھا۔

''وہ آ بھی جائیں مما تو میرے پاس انہیں دینے کے لیے ہے ہی کیا۔''

''پری......'' مما کے ساتھ چچی بھی چونکیں۔

''ایسا نہیں کہو بیٹا۔''

''کیوں نہیں کہوں مما میں نے ان کی قیمتی چیز کی حفاظت نہیں کی۔ میں نے ان کی خوشی کی حفاظت نہیں کی وہ اب میرے پاس کیوں آئیں اور اگر وہ آ بھی جائیں تو مجھے ان کی ہمدردی نہیں چاہیے۔ میں انہیں کچھ نہیں دے سکتی مما میں انہیں ایک اولاد تک نہیں دے سکتی ایک اولاد......'' وہ رونے لگی۔

''پری۔'' مما کو تکلیف ہوئی۔

''مما انہیں آپ اور میں مل کر بھی باندھ نہیں سکے انہیں ان کے بچوں نے باندھ لیا تھا مگر اب میں نے اپنی بندھن کو کھو دیا میں نے انہیں کھو دیا......'' وہ پھر رو رہی تھی اور مما چچی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀ ...... ❀

''عفنان بیٹا یہ جو اچانک سے ایک برا حادثہ ہو گیا ہماری زندگی میں اس سے سب سے زیادہ اثر آپ اور پری پر ہوا ہے۔ ہم لوگ سوچ رہے تھے کہ ولید کی شادی کی ڈیٹ فائنل کر لی جائے تاکہ پری کو خود کو سنبھالنے کا موقع

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

ملے۔" مما نے ناشتے کی ٹیبل پر کہا۔

"آپ جو چاہیں کریں مما ایسے مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں۔" پری نے اس سے جو دو ماہ کا وقت لیا تھا اسے ختم ہونے میں ابھی ایک ہفتہ باقی تھا۔

"بیٹا وقتی طور پر تو ہم ولید کی شادی سے خود کو بہلا لیں گے لیکن بیٹا آپ کا جو نقصان ہوا ہے...... بیٹا آپ میرے بڑے بیٹے ہو میرے گھر کے وارث...... بیٹا دیکھو اگر پری کا صرف مس کیرج ہوا ہوتا تو میں کبھی آپ سے ایسے نہیں کہتی۔" مما کی ہچکچاہٹ پر وہ قدرے چونکا۔

"امید ہے بیٹا آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو گے اور مجھے غلط نہیں سمجھو گے۔" مما نے رک کر اسے دیکھا۔

"مما آپ کو جو کہنا ہے کہیں میں آپ کی بات کا ہرگز برا نہیں مانوں گا۔"

"بیٹا میں چاہتی ہوں آپ دوسری شادی کرلیں۔"

"مما......! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ پلیز مما پری آپ کی بیٹی جیسی ہے۔ پلیز اس کا تو خیال کریں۔" وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پری نے چونک کر اسے دیکھا۔

"یہ میں نہیں چاہتی ولید پری نے مجھ سے یہ سب کہنے کے لیے کہا ہے۔" مما کی بات پر ولید نے چونک کر اور عفنان نے بنا چونکے پری کی طرف دیکھا۔

"واٹ ربش پری آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں۔" وہ غصے سے بولا۔

"تم نے بھی عفنان شاہ کے ساتھ میرے جیسی لڑکی نہیں سوچی تھی ناں۔ قدرت نے سمجھو ایک موقع دیا ہے بالکل ویسی لڑکی لانے کا جیسی تم نے سوچی تھی۔" وہ کھڑی ہو کر بہت آہستگی سے بولی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے ولید سن رہ گیا۔ اس کے بعد ولید کی شادی کی ڈیٹ فائنل کرلی گئی مگر عفنان شاہ نے فی الحال جواب نہیں دیا تھا۔

❀ ...... ❀ ❀ ...... ❀

"عفنان آپ مما کو کشمالہ کے بارے میں کیوں نہیں بتا رہے؟" ایک ہفتے بعد وہ اسے جاگتی ہوئی ملی۔

"تمہارے سر کے ٹانکے اب کیسے ہیں۔" ڈیڑھ ماہ بعد اسے پوچھنے کا خیال آیا۔ آخری دو ٹانکے پیشانی تک آرہے تھے پٹی کی سائیڈ پر غور سے دیکھنے پر چوٹ کا نشان واضح ہوتا تھا۔

"اب تو بہتر ہیں لیکن آپ مما کو بتائیں وہ کشمالہ کے گھر جانا چاہتی ہیں۔" اس کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔ عفنان شاہ نے اسے دیکھا پھر وہ بیڈ کے دوسری طرف آبیٹھا۔

"مما نے ولید کی شادی کی ڈیٹ فکس کردی ہے ہر دن اس کے لیے بے حد انمول ہے بے حد خوشی کا دن اور میں ان خوشی کے دنوں میں کوئی کڑواہٹ نہیں ڈالنا چاہتا۔" وہ اس کی بات پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"عفنان آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی خوشیاں آپ کے گھر والوں کی خوشیوں میں کڑواہٹ ہیں...... آپ اپنے گھر والوں کو ایسا سمجھتے ہیں؟" بے پناہ تاسف آگیا اس کی نظروں میں کتنا عجیب انسان تھا وہ اپنے گھر والوں کو ہی نہیں سمجھتا تھا۔

"ہاں...... میری خوشی میرے گھر والوں کے لیے کرواہٹ ہے اور یہ تمہاری وجہ سے ہے۔" عفنان شاہ کی ایسی صاف گوئی پر اس کے لب بھنچ گئے۔

"اگر تم نہیں ہوتیں یا تم نے ان سے برا رویہ رکھا ہوتا تو آج میری خوشی ان کی خوشی ہوتی لیکن اب معاملہ دوسرا ہے میرے گھر والوں کو مجھ سے زیادہ تمہاری چاہت ہے ان کے لیے میری خوشی سے زیادہ اہم تمہاری خوشی ہے۔ بظاہر تو سب کو یہی لگتا ہے کہ تم ایک عظیم عورت ہو جو اپنے شوہر کے لیے خود ہی دوسری بیوی کی تلاش میں ہے تو ایسی عظیم عورت کے لیے ولید نے مجھ سے ریکویسٹ کی ہے کہ میں اس کی شادی کو تمہیں بھرپور طریقے سے انجوائے کرنے دوں کیونکہ اسے لگتا ہے تم پہلے ہی پوری لگن سے میری دوسری شادی کروانا چاہتی ہو مگر میری دوسری بیوی کے آنے کے بعد تم کبھی دل سے خوش نہیں ہو پاؤ گی۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

عفنان شاہ کیے جارہا تھا اور ولید کی اس چاہت پر اس کی آنکھیں نم ہوتی چلی گئیں وہ رخ پھیر گئی۔

''اسی لیے میں نے مما کو کچھ نہیں کہا۔ ولید کی شادی ہوجائے پھر میں مما کو کشمالہ کے گھر لے جاؤں گا کیونکہ اگر میں نے ابھی مما کو کشمالہ کے بارے میں بتادیا تو ولید کو لگے گا میں نے اس کی بات نہیں مانی اور خوامخواہ تمہاری وجہ سے ہم بھائیوں کے درمیان دوری بڑھ جائے گی۔'' وہ ولید کی چاہت میں یوں گم تھی کہ عفنان شاہ کی بات پر اسے زیادہ تکلیف تک نہیں ہوئی۔ وہ پہلے بھی بہت دل سے ولید طوبیٰ کی شادی میں حصہ لے رہی تھی اب تو پورے دل وجان سے شریک تھی۔ مما اس کے لیے بہترین تیاری کروا رہی تھیں وہ مما کو منع کیے جارہی تھی کہ اتنے بھاری کپڑوں میں اسے الجھن ہوگی مگر مما اس کی ایک نہیں سن رہی تھیں۔

''اپنی وائف سے ملواؤ عفنان۔'' وہ اس کے دوست کی بیوی تھی۔

''وہ ضرور ملوائے گا...... اگر آج کی تاریخ میں اس کی بیوی فارغ ہوئی تو۔'' اس کے دوست نے ہنس کر کہا۔

آج ولید طوبیٰ کی مایوں کی تقریب تھی اور ان کی رسم کے بعد مما پاپا طوبیٰ ولید کے فرینڈ اور فیملی، رشتے داروں کے بیچ وہ سینڈوچ بن گئی تھی۔ ابھی مما اسے کسی سے ملوا رہی ہوتیں تو پاپا اس کا ہاتھ تھام کر اپنے کسی دوست سے ملوانے لے جاتے۔ ان کی ملاقات مکمل ہونے سے پہلے ولید لے جاتا طوبیٰ لے جاتی۔

''ویسے عفنان ایک بات ہے تمہاری وائف ہے بہت خوب صورت۔'' دوسرے دوست کی بیوی نے کہا اور سب نے تائید میں سر ہلایا۔ اس بات پر جن کی اس کی طرف پشت تھی انہوں نے بھی سر گھما کر اس کی بیوی کو دیکھا اور اس نے نظر اٹھا کر دیکھنے کا تکلف بھی نہیں کیا کیونکہ جن نگاہوں میں کوئی بس جائے پھر دوسرا کوئی بھی نہیں سما سکتا اور اس کی نگاہوں میں کشمالہ بس چکی تھی تو پارس کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔

''ارے اس کلثوم کو دیکھو بڑی بہو کے لاڈ ہی ختم نہیں ہورہے ہیں اس کے تو......'' عفنان وہاں سے اٹھنے لگا تھا کہ پچھلی سیٹ سے ایک خاتون کی آواز آئی۔

''ہاں...... حالانکہ اب تو چھوٹی بہو کے نخرے اٹھانے کا وقت ہے مگر بڑی بہو کو ہی لے کر گھوم رہی ہیں۔'' دوسری خاتون بولیں۔

''اور اب تو اتنی بورنگ ہوگئی ہے کہ ہر بات چھوڑ کر اپنی بہو کی تعریفیں ہی کرتی ہے۔'' عفنان شاہ کے ساتھ بیٹھے دوست نے اسے معنی خیزی سے دیکھا وہ آوازیں یقیناً اسے بھی آرہی تھیں۔

''ویسے ہے تو تعریف کے قابل ابھی ربیعہ (چاچی) نے بتایا کہ وہ اپنے شوہر کی دوسری شادی کروا رہی ہے تو ابھی تک عفنان نے ہی کوئی لڑکی سلیکٹ نہیں کی ورنہ آج ولید کے ساتھ عفنان کی بھی شادی ہوتی۔'' جہاں اس کا دوست اچھلا تھا وہاں پیچھے ٹیبل پر بیٹھی ساری خواتین حیران ہوئیں۔

''مگر وہ شادی کروا کیوں رہی ہے؟'' مشترکہ سوال ہوا۔

''ربیعہ نے بتایا ہے کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی۔''

''تو کوئی بچہ اڈاپٹ کرلے۔'' مطمئن مشورہ آیا۔

''یہ مڈل کلاس لڑکیوں کو ہیروئن بننے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہوتا ہے۔'' کسی نے کہا اور سب خواتین ہنسنے لگیں۔

''کیا یہ سب سچ ہے عفنان؟'' اس کے ساتھ بیٹھے دوست نے حیرت سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا اسے سب سے ملواتی مما ان کی ٹیبل کے قریب آگئیں۔

''ہیلو آنٹی۔'' اس کے دوست کی وائف کھڑی ہوئی۔

''ہیلو بیٹا کیسی ہو۔'' مما نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''جی آنٹی فائن۔''

''اس سے ملو یہ پری ہے میری بہو۔'' مما مسکرائیں۔

''آپ کی بہو بہت پیاری ہے، بہت خوب صورت

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

بھی۔'' اس کے یوں کہنے پر مما کے ساتھ پری بھی کھل کر مسکرائی۔

''اور پری یہ عضنان کے دوست سعد کی بیوی حرا۔'' مما کے تعارف پر اس کی مسکراہٹ ایک آن میں غائب ہوئی اور وہ نامحسوس انداز میں ٹیبل سے ایک قدم پیچھے ہوئی کیونکہ جس چیئر کے قریب وہ کھڑی تھی عضنان اس پر ہی موجود تھا۔

''آپ یہاں بیٹھیں ہمارے ساتھ...... ہم آپ کی کمپنی کے زیادہ حق دار ہیں۔'' حرا نے بے تکلفی سے اس کا ہاتھ تھام کر عضنان کے ساتھ والی چیئر پر بٹھایا۔

مما مسکرا کر کسی کی آواز پر ایکسکیوز کرتی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ حرا ٹیبل پر باقی موجود لوگوں کے تعارف کروا رہی تھی۔ عضنان کے دوستوں کے درمیان اس پر بے پناہ گھبراہٹ طاری تھی۔ دانتوں کی نمائش کو اگر مسکراہٹ کہا جاتا تو وہ مسکرا رہی تھی۔

''عضنان بہت لکی ہے کہ اسے آپ جیسی وائف ملی۔'' عضنان شاہ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھے شخص نے کہا تو اس کی سیٹ پر گویا کانٹے اگ گئے۔

''قسمت والی تو میں ہوں کہ مجھے یہ گھر ملا......'' کوئی درد چہرے کا حصہ بننے لگا تو وہ یک دم کھڑی ہوگئی۔

''ایکسلیوزمی میں ذرا طوبی کو دیکھ لوں۔'' وہ کسی کے کچھ بھی بولنے سے پہلے آگے بڑھ گئی۔

''تمہاری طرف سے ان پر ہم سے ملنے کی پابندی تھی کیا۔'' سعد نے اسے گھورا۔

''اور کیا......؟ سب سے تو وہ اتنا خوشی مل رہی ہیں۔'' حرا نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا اور اس کے ساتھ عامر نے افسوس بھری نظروں سے دیکھا کیونکہ وہ پیچھے بیٹھی خواتین کی باتیں سن چکا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

''ارے......'' وہ واش روم سے چینج کرکے نکلی تو عضنان شاہ کو بیڈ پر جوتوں سمیت نیند میں پا کر حیران ہوئی۔ آگے بڑھ کر اس نے اپنا تکیہ اور کمبل اٹھایا اور صوفے کی طرف بڑھ گئی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

''کون؟'' اس نے ایک نظر عضنان پر ڈالی اور اپنا تکیہ اور کمبل واپس بیڈ پر ڈالا۔

''ولید۔'' باہر سے آواز آئی تو وہ چونک کر دروازے کی طرف آئی۔

''خیریت تو ہے ناں ولید۔'' اس نے دروازہ کھولا۔

''سنا ہے آپ بہت ہی بہادر ہو۔''

''شش آہستہ...... عضنان سو رہے ہیں۔'' ولید کی آواز ہلکی ہی تھی مگر اسے پھر بھی بلند لگی۔

''باہر آجاؤ'' ولید نے کہا تو وہ ایک نظر عضنان پر ڈالتی باہر نکل آئی۔ جب وہ کمرے سے باہر نکلی تھی تب دو بج رہے تھے اور جب وہ لوٹی تھی تب پانچ بج رہے تھے۔ عضنان مگر اتنی گہری نیند نہیں سویا تھا کہ اپنی روم میٹ کے آنے جانے کا اسے پتہ ہی نہ چل پاتا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

''بھائی بچاؤ مجھے...... دیکھو یہ بھابی میرے ساتھ کیا کررہی ہیں۔'' وہ کوٹ سے شرٹ کی کف نکالتا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ ولید کی آواز پر ٹھٹھک کر رکا۔ دلہا بنے ولید کو خواتین نے گھیر رکھا تھا وہ مسکرا کر آگے بڑھنے لگا۔

''بھائی ادھر آؤ اس بار میرا ساتھ دو۔'' ولید کراہا۔

''شادی تمہاری ہے درگت بھی تمہاری بنے گی۔ مجھے کیوں پیس رہے ہو۔'' اس نے حظ اٹھایا کل مہندی میں بھی ولید کی بری حالت بنائی گئی تھی۔

''بھائی پلیز میرا ساتھ دیں۔ ورنہ آج طوبی میرا انتظار کرتی رہ جائے گی اور میں ان کی شرط کی زنجیر میں جکڑا رہ جاؤں گا۔'' وہ روہانسا ہوگیا باقی سب کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے وہ قریب چلا آیا۔

''کہو...... کیا ہوا...... اور میں کیا مدد کرسکتا ہوں۔''

''یہاں رسم ہورہی ہے دلہا کو اس کی بھابی مہندی لگا رہی ہیں۔ انہوں نے میری ایک آنکھ میں سرمہ لگادیا اب دوسری آنکھ کے لیے پچاس ہزار مانگ رہی ہیں۔''

''اتنا مہنگا سرمہ۔'' وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

"بھائی سرمہ لاکھ کا بھی ہوتا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے ساتھ جو شرائط ہیں وہ بڑی کڑی ہیں۔" اس نے دہائی دی اور سامنے کھڑی پارس نے گھور کر اسے دیکھا۔

"شرط کیسی شرط؟"

"شرط نمبر ایک پیسے میں اپنی جیب سے ادا کروں مما پاپا سے نہ لوں۔ شرط نمبر دو اپنی پاکٹ منی سے ادا کروں میری تنخواہ بھی نہیں ہے۔ شرط نمبر تین یہاں سے ہلے بغیر رقم دوں میری جیب میں تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے بھائی۔"

"یہ تو واقعی بڑی سخت شرائط ہیں۔" وہ مزید قریب چلا آیا۔

"اس معاملے میں تو میں بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا میرے بھائی۔" وہ ولید کے اور قریب ہوا۔

"چیٹنگ۔" پارس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ کوٹ کی آستین سے پکڑا۔

"کیا......!" سب ہی حیران ہوئے۔

"یہ آپ کا ہاتھ ولید کی جیب میں کیا کررہا ہے۔" پارس نے خفگی سے دیکھا۔

"ارے واقعی یہ تو میرا ہاتھ ہے لیکن یہ ولید کی جیب میں کیسے گیا؟" وہ بڑی معصومیت سے بولا تو سارے کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اس نے اپنا جو والٹ ولید کی جیب میں ڈالا تھا وہ بھی پری نے نکال لیا۔

"پری آپ میرے ساتھ ایسا کریں گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔" ولید صدمے سے بولا۔ جب کے وہ اپنے مصنوعی کالر کھڑے کرتے ہوئے اترائی۔

"اب ہم جو کریں گے وہ انہوں نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔" اس نے چونک کر عضنان شاہ کی طرف دیکھا وہ کچھ بھی ہی نہیں اور عضنان شاہ کے دائیں ہاتھ میں اس کا دایاں ہاتھ اور بائیں ہاتھ سے اس کا بایاں ہاتھ قابو کرلیا تھا۔ اس کی پشت عضنان شاہ کے سینے سے لگی تھی۔

"ولید دوسری آنکھ میں سرمہ لگاؤ۔" ولید قریب آ گیا سب کے قہقہوں سے ہال گونج اٹھا تھا لیکن اس کے وجود اس کی جان نکل گئی تھی۔

"وہ مارا۔" ولید خوشی سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھ میں سرمہ لگایا گیا پھر اسے چھوڑ کر عضنان شاہ نے اسے اپنی طرف گھمایا اس کی نگاہیں فرش سے چپکی ہوئی تھیں۔

"یہ تمہارا نیگ۔" اس نے والٹ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"جیو میرے بھائی۔" ولید کی شوخیاں عروج پر تھیں۔ اس نے خفگی سے ولید کو دیکھا۔

"کیسے قید کرلیا اس پری کو۔" وہ پیر پٹختی ہوئے آگے بڑھ گئی۔ عضنان شاہ کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔ پھر وہ بارات لے کر نکل گئے۔

✿......✿......✿......✿

"منہ دکھائی میں کیا ملا۔" اس سوال پر ہنستی مسکراتی طوبی کی ہنسی غائب ہوگئی اور اس کی نظروں نے فوراً پری کو تلاشا۔

"عضنان بھائی آپ اپنی بیوی کو اپنے قابو میں رکھیں۔" وہ فوراً لڑنے کو تیار ہوئی۔

"آپ کو پتہ ہے رات مجھے منہ دکھائی میں کیا ملا ایک کلرڈ فروگ۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا......؟"

"اس مینڈک کو کل ساری رات پکڑنے اور پھر اس پر کلر کرنے میں آپ کی بیگم نے کافی انرجی خرچ کی ہے۔" طوبی نے پری کو گھورتے ہوئے کہا تو وہ جو زیرلب مسکرا رہی تھی اچھل پڑی۔

"ولید...... غلط بات تم نے اسے یہ تک بتا دیا کہ مینڈک میں نے پکڑا۔"

"بیوی سے کوئی بات چھپانی نہیں چاہیے۔" وہ بڑے مزے سے بولا۔

"یہ زندگی کو بلکہ شادی شدہ زندگی کو مزے سے گزارنے کا پہلا اصول ہے۔"

"اور یہ پہلا اصول کہاں سے سیکھا۔" اس نے گھورا جب کے باقی سب مسکرا دیے۔

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

"آپ کے شوہر نامدار سے...... جو آپ سے اپنی گرل فرینڈ تک نہیں چھپاتے۔" ولید کے یوں کہنے پر وہ لمحہ بھر کے لیے سن رہ گئی۔ اس کے چہرے پر درد کا جو تاثر پھیلا وہ ولید کو اپنی بے وقوفی کا احساس دلا گیا۔

"یہ اصول ہے بہت پیارا...... اس کی وجہ سے میں نے مما کو اس لڑکی سے ملوادیا جسے اب تمہاری بھابی بننا ہے۔" وہ آہستگی سے مسکرا کر بولی تو عفنان شاہ بھی چونکا۔ مما خاموش چہرے پر افسردگی لیے پری کو دیکھ رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا وہ کشمالہ سے مل چکی تھیں۔

"آپ آج شام میری ولیمہ پارٹی میں کیا پہنیں گی؟" ولید اس کے جیسا حوصلہ مند نہیں تھا کہ وہ ان باتوں کو سن پاتا جو وہ آرام سے کررہی تھی۔ ولید کے ولیمے کی تقریب کے ایک ہفتے بعد مما پاپا عفنان شاہ کے ساتھ کشمالہ کے گھر ہو آئے۔

ان کا جواب اب سب کو پتہ تھا۔ اس لیے یہاں کوئی بے قرار نہیں تھا۔

❁......❁......❁......❁

"پری کہاں گئی؟" وہ کمرے میں داخل ہوا تو بے شکن بستر دیکھ کر چونکا۔ نظریں پہلے واش روم کے دروازے کی طرف اٹھیں مگر وہ کھلا تھا۔ پھر ٹیرس کے دروازے کی طرف اٹھیں وہ بند تھا۔ اسے ایک دم سے وحشت ہوئی یہ تو ایک سال چار ماہ میں پہلی بار ہوا تھا ورنہ وہ ہمیشہ بیڈ پر موجود ہوتی تھی۔ آج کمرہ بے حد خالی سا محسوس ہوا وہ باہر نکل آیا۔ باقی سب کمروں کی لائٹس آف تھیں۔ مطلب سب سورہے تھے۔ وہ تیزی سے باہر نکلا گارڈ اپنے کیبن میں تھا۔

"آج پارس کہیں گئی تھی۔"

"نہیں صاحب وہ تو کہیں نہیں گئیں۔" گارڈ نے چونک کر اسے دیکھا وہ لب بھینچتا ہوا واپس آیا جب وہ واپس اندر آیا تب مما لاؤنج میں تھیں۔ اسے دیکھ کر یک دم چونکیں۔

"پری کی بہت طبیعت خراب ہورہی ہے وہ میرے کمرے میں ہے۔"

"کیا ہوا۔" اس نے ان کے کمرے کی طرف نظر ڈالی۔

"پتہ نہیں...... آج کشمالہ کے گھر والے آئے تھے۔ ہم سب بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ اچانک فون بیل بجی۔ پری پاس کھڑی تھی اس نے اٹھالیا۔ فون سنتے ہوئے اس کی حالت بدل رہی تھی وہ میں نے ایک نظر میں بھانپ لی۔ فون رکھ کر فوراً کھڑی ہوگئی کہ اپنے کمرے میں ہوں۔ پھر ہم سب کشمالہ کی فیملی سے باتوں میں مصروف ہوگئے۔ دو گھنٹے بعد وہ لوگ گئے تو میں اسے دیکھنے گئی مگر وہ نیچے کارپیٹ پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔" مما ازحد پریشان تھیں اور اس کے لب بھنچ گئے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ...... خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی ہے اس کے کچھ دماغ کے ٹیسٹ بھی کروانے کے لیے کہا ہے۔" وہ مما کے کمرے کی طرف آگیا وہ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے نظریں تک نہیں اٹھائیں۔

"پری بیٹا کچھ کھالو۔" مما نے کھانے کی ٹرے اس کے آگے رکھی۔

"نہیں مما میرا دل......" لیکن عفنان شاہ پر نظر پڑتے ہی باقی الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے وہ تیزی سے خود پر سے کمبل ہٹاتے ہوئے اٹھی۔ اس کے چہرے پر صاف لکھا تھا کہ وہ بڑی بے قراری سے عفنان شاہ کی منتظر تھی۔

"آپ آرام کریں مما میں کھانا کھلا دوں گا پری کو۔" اس کے کہتے ہی پری نے تیزی سے بیڈ پر رکھی ٹرے اٹھائی۔

"مما میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں۔" کہتی ہوئی وہ عفنان شاہ کے پیچھے نکل گئی۔ وہ ٹرے کچن کی ٹیبل پر رکھ آئی تھی۔ کمرے میں آتے ہی اس نے دروازہ لاک کیا۔

"آج کشمالہ کی فیملی آئی تھی۔" وہ بے جان قدموں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

سے بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔

"تو آپ اس بات کا سوگ منا رہی تھیں۔" اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

"اس وقت ہی ڈاکٹر نوید کا فون آ گیا وہ مجھے اس گھر کی بہو بننے کی مبارک باد دے رہا تھا۔" اس نے رونا شروع کر دیا۔

"اسے کیسے پتہ کہ تم یہاں ہو۔" وہ چونکا اس کا چہرہ اس کے بازو کے پیچھے تھا۔

"مجھے نہیں پتہ...... مجھے کچھ نہیں پتہ۔" وہ بے آواز روتی رہی۔

"میں مر کیوں نہیں جاتی اتنی پریشانیوں کا سبب ہوں۔ آپ کے پورے گھر کی پریشانیوں کا سبب ہوں۔ جی چاہنے لگا ہے کہ خودکشی کرلوں۔ پتہ نہیں کیوں جتنا چاہتی ہوں کہ کوئی میری وجہ سے پریشان نہ ہو اتنا ہی...... سب کی پریشانی کا باعث ہوں۔ کشمالہ کی مما نے کہا ہے کہ وہ لوگ ہاں تو کر رہے ہیں مگر ان کی ایک شرط ہے کہ کشمالہ کو الگ گھر میں رکھا جائے جہاں اسے میری شکل نہ دیکھنی پڑے اور یہاں مما تو آپ کو پانا چاہتی ہیں۔ آپ کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی ہیں۔ وہ کشمالہ کی فیملی کی اس ڈیمانڈ پر بے حد پریشان ہوگئی ہیں اور میں...... میں ان سے کیسے کہوں کہ وہ کشمالہ کو یہاں اپنے پاس رکھ لیں۔ میں کسی اور گھر میں رہ لوں گی۔ ڈاکٹر نے مما سے پوچھا آج کے علاوہ کبھی میں ایسی حالت میں بے ہوش ہوئی ہوں۔ ولید کو یاد آ گیا میں پاپا کی ہاسپٹلائز والے دن بالکل اسی طرح بے ہوش ہوئی تھی۔ ڈاکٹر کو لگتا ہے اس خوف سے میرا دماغ متاثر ہو رہا ہے۔ ان میں سے کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ میری زندگی متاثر ہو رہی ہے۔" وہ بولے جا رہی تھی اتنا ہلکے اتنا دھیمے کہ عفنان شاہ کو سننے میں اپنی پوری سماعت کا زور دینا پڑ رہا تھا۔

"ولید کو لگتا ہے یہ خوف آپ کی شادی کے بعد آپ کی دوری کا ہے۔ شاید اسے ٹھیک لگتا ہے کیونکہ ابھی تو میرے دل کو قرار رہتا ہے کہ اگر وہ عفریت دوبارہ میرے قریب آیا تو آپ ہیں مجھے بچالیں گے پھر آپ نہیں ہوں گے تو...... تو کیا ہوگا؟ میرا دل رک رک کر دھڑکتا ہے پتہ نہیں یہ دھڑکنا بند کیوں نہیں کر دیتا میں مر کیوں نہیں جاتی۔ اتنے لوگوں کی پریشانی کا باعث ہوں۔" وہ گٹھری سی بنی بیڈ کے کنارے پر روئے جا رہی تھی۔ عفنان شاہ بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اب اسے ڈاکٹر نوید کے ساتھ کیا کرنا تھا یہ وہ جانتا تھا۔ پھر بہت دیر رونے کے بعد وہ اٹھی۔ اس کا اپنا کون تھا جو اسے چپ کرواتا یا اس کے آنسو پونچھتا اسے اپنے لیے حوصلہ بھی خود ہی لینا تھا اور جینے کے لیے ہمت بھی خود ہی جمع کرنی تھی۔

"آپ نے ہمیشہ مجھ پر احسان کیے ہیں۔ بس ایک احسان اور کر دیں مجھے دنیا کے کسی ایسے کونے میں بھیج دیں جہاں وہ عفریت نہ ہو۔ جہاں ڈاکٹر نوید کی پرچھائی نہ ہو...... میں آپ کی ہمیشہ احسان مند رہوں گی......" آگے اس سے بولا نہ گیا تھا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔ وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

ڈاکٹر نوید نامی عفریت میڈیکل کالج سے اس کے پیچھے پڑا تھا۔ اگر جیہ اس کی دوست نہ ہوتی تو وہ پہلے سال ہی میڈیکل کالج چھوڑ دیتی۔ جیہ ہاسٹل میں اس کی روم میٹ تھی وہ اور نانو ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ نانو نے ہی ماں باپ کے بعد اسے پال پوس کر بڑا کیا۔ گاؤں میں ان کا ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ لیکن گاؤں کی بے حد سادہ زندگی میں انہیں کبھی پیسے کا مسئلہ نہ ہوا ایک چھوٹی سی زمین تھی۔ جس کی محدود آمدنی سے ان کی محدود زندگی کے مسائل نانو اچھی طرح سنبھال لیتی تھیں۔

پھر اپنی اور نانو کی خواہش پر اس نے میڈیکل کالج میں ایڈمیشن لے لیا۔ ڈاکٹر نوید اس سے ایک سال سینئر تھا۔ ایک بگڑا ہوا رئیس زادہ جسے اپنی دولت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ میڈیکل کے چوتھے سال نانو کی طبیعت خراب ہوگئی وہ پہلے تو ان کے پاس گاؤں آ گئی۔ جب طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو وہ انہیں شہر لے آئی۔ نانو کی جو بھی جمع پونجی

تھی وہ خرچ ہونے لگی۔

کالج میں جانے کے بعد ڈاکٹر نوید سے اس کی ملاقات ہوئی پھر نانو کی وجہ سے ہوئی۔ وہ بہت ہیلپ کرنے لگا۔ اس نے کتنی ہیلپ کی یہ اسے نانو کے انتقال کے بعد پتا چلا جب وہ نانو کی بیماری پران کے اوپر لگائے جانے والے اپنے روپوں کا حساب لینے آگیا۔

دو لاکھ روپے اس کے تو ہوش اڑ گئے۔ وہ کہاں سے دیتی اس کی منت سماجت کچھ بھی اس حیوان نما انسان پر اثر نہ کر رہی تھی۔ اس نے اپنی گاؤں کی زمین بیچ دی مگر اس کی رقم پوری نہ ہوئی وہ مدد کے لیے جیہ کے پاس آئی جو نانو کی ایک سالہ بیماری کے دوران ہاؤس جاب کر کے ڈاکٹر بن چکی تھی۔

''جیہ وہ مجھے شادی کی پیش کش کر رہا ہے۔'' اس نے بے بسی سے کہا۔

''وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔'' جیہ نے مٹھیاں بھینچیں۔

''میں دوسری شادی کے لیے تیار ہوگئی جیہ مگر وہ جواری شخص دو لاکھ کے بدلے مجھے بیچ چکا ہے...... میں بہت مشکل سے وہاں سے بھاگ کر آئی ہوں۔''

''اوہ میرے خدا......'' جیہ نے اپنا سر پکڑا۔ وہ ٹیبل پر سر رکھے بری طرح روتی رہی۔ جیہ کی نائٹ ڈیوٹی تھی۔ وہ وہیں اس کے ساتھ رہی تھی۔ رات ڈھائی بجے جیہ کے کیبن کا دروازہ بجا تو وہ دونوں ہی خوف زدہ ہوگئیں۔

''کک...... کون۔'' جیہ خوف پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

''ڈاکٹر جیہ۔'' باہر سے شناسا سا آواز آئی تو جیہ کی جان میں جان آئی اس نے تیزی سے اٹھ کر کیبن کا دروازہ کھولا۔

''عضنان شاہ پلیز کم ہیر۔'' وہ مسکرا کر اندر آیا۔

''خیریت عضنان شاہ کیسے آنا ہوا...... پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئے ہیں۔'' جیہ نے چھیڑا۔

''ہاں تمہیں تو پتہ ہے ڈاکٹر مجھے پولیس کیس کہہ دیتا ہے۔'' وہ کہتے ہوئے اندر آیا اور اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھا۔ لیکن وہاں پہلے سے کسی کو موجود پا کر ٹھٹک کر رکا۔

''یہ میری فرینڈ ہے پارس۔'' جیہ فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔

''اوہ......'' اس کا ہاتھ زخمی تھا۔ جیہ بینڈیج کرنے لگی۔

''تھینکس ڈاکٹر...... کبھی میری مدد کی ضرورت پڑے تو بلا جھجک کہنا۔'' بینڈیج مکمل ہوگئی تو وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔ ڈاکٹر جیہ مسکرادی وہ دروازے تک گیا تھا کہ جیہ کو کچھ کلک ہوا۔

''عضنان شاہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔'' وہ رکا پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔

''زہے نصیب۔'' وہ واپس آ کر بیٹھا۔

''عضنان شاہ مجھے دو لاکھ روپے قرض دے سکتے ہیں۔'' وہ حیران رہ گیا کیونکہ ڈاکٹر جیہ کو وہ اس قدر نہیں جانتا تھا کہ اتنی بڑی رقم کا لین دین کیا جاسکتا۔

''میں جانتی ہوں کہ ہم ایک دوسرے سے محض چند بار ہی ملے ہیں اور اتنی بڑی رقم مانگ رہی ہوں میں آپ سے لیکن آپ کے علاوہ میں کسی ایسے شخص کو ایک پل کے لیے بھی نہیں جانتی جس سے اتنی بڑی رقم مانگ سکوں اور وہ مجھے بغیر اپنے کسی مفاد کے دے دے۔ اصل میں یہ میری دوست ہے پارس۔'' اس کے بعد وہ پارس کے متعلق سب ہی کچھ بتاتی چلی گئی۔

''اس وقت میرے پاس چیک ہے تم چاہو تو کیش کروالو۔'' وہ بولا اور پارس جو جیہ کے اپنی ہی کہانی سنانے پر بھی لاتعلق بیٹھی تھی بری طرح چونک کر اسے دیکھنے لگی جس نے ایک بار اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا۔

''نہیں عضنان شاہ چیک نہیں ہمیں کیش ہی چاہیے اور ساتھ ہی تم سے ایک فیور بھی۔'' وہ بے بس تھی۔

''فیور کیا؟'' وہ چونکا۔

''اصل میں، میں اس شہر میں خود ہاسٹل میں رہتی ہوں اگر تم کسی گھر کا انتظام کر دو تو مہربانی ہوگی کیونکہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

ڈاکٹر نوید اسے سب سے پہلے میرے پاس ہی ڈھونڈنے آئے گا اور مجھ پر ہی نظر رکھے گا۔'' اسے اپنی کہی بات کا مکمل یقین تھا۔

''اوکے۔'' اس نے ہامی بھرلی۔

''آپ کا بہت بہت شکریہ میں جلد ہی آپ کی رقم لوٹا دوں گی۔'' جیہ اور عفنان شاہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو بے تحاشہ روتے ہوئے اس کا مسلسل شکریہ ادا کررہی تھی۔

''آپ کو..... آپ کو اندازہ نہیں ہے آپ مجھے کتنے بڑے غنڈے سے بچا رہے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔'' عفنان شاہ نے جیہ کو دیکھا وہ بھی مشکور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اور پھر وہ باہر نکل آیا۔ صبح اس نے خود ہی جیہ کو وہ رقم پہنچادی تھی اور پھر شام کو اس نے جیہ کو گھر کے متعلق بتانے کے لیے فون کیا۔

''عفنان شاہ آج تو نہیں آسکوں گی۔ پارس کو نروس اٹیک ہوا ہے وہ ڈاکٹر نوید سے بہت ڈرگئی ہے۔ اس وقت ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔'' جیہ افسردہ تھی۔

''اوہ..... مگر رقم تو دے دی تم نے پھر؟'' وہ حیران ہوا۔

''وہ بے وقوف لڑکی اس سے بہت ڈرگئی ہے۔ اندازہ تو آپ کو بھی ہوگیا ہوگا۔ اس کے اس طرح نروس اٹیک ہونے سے میں اسے ایک اکیلے گھر میں نہیں چھوڑنا چاہتی یہ اسے بنا موت ماردینا ہوگا۔ میں نے اپنے ایک رشتے دار سے بات کی ہے وہ اسے اپنے ساتھ رکھنے پر تیار ہیں۔ لوگوں کے بیچ ہی وہ نارمل رہ پائے گی۔'' جیہ پلان ترتیب دیے بیٹھی تھی۔

''اس کے اپنے رشتے دار؟''

''اگر اس کا کوئی ہوتا تو یقیناً وہ اتنے بڑے مسئلے میں نہ گھرتی۔'' جیہ نے افسردگی سے کہا۔ اس کے بعد عفنان شاہ نے کال ڈراپ کردی۔ دوسرے دن صبح اسے ہوش آیا تھا۔ شام تک وہ قدرے بہتر تھی۔ تبھی جیہ اسے اپنے رشتے دار کے متعلق بتانے لگی کہ وہ اس سے ملنے آنے والے تھے۔ وہ چپ چاپ جیہ کو سن رہی تھی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی اور عفنان شاہ کو دیکھ کر جیہ چونک گئی۔

''کیسی طبیعت ہے؟''

''بہتر ہے۔''

''میں تم سے کچھ کہنے آیا تھا۔ یوں سمجھو کہ ایک ڈیل کرنے آیا ہوں۔'' اس کے یوں کہنے پر وہ دونوں چونک گئی تھیں۔ ''اپنی دوست سے پوچھو کیا وہ مجھ سے شادی کرے گی؟'' اس کے بناء کسی تمہید کے یوں کہنے پر ان دونوں کی آنکھیں پھیل گئیں۔ دونوں کے حیرت سے بگڑے چہرے دیکھ کر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

''مجھ سے شادی کرکے تمہاری دوست کو یقیناً فائدہ ہوگا۔ ایک ڈاکٹر نوید سے جان چھوٹ جائے گی، دوسرا یہ کہ وہ جو رشتوں کو ترسی ہوئی ہے تو میرے گھر میں اسے ہر رشتہ میسر آئے گا۔'' وہ جیہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

''یہ سب کرنے میں آپ کا کیا فائدہ؟'' جیہ کی نظریں اسے جانچنے لگی۔

''میں فیملی کی پابندیوں سے سخت الرجک ہوں۔ لیکن میری مام کو میرے لیے ایک عدد بیوی چاہیے جو میں افورڈ نہیں کرسکتا۔ یعنی کوئی میرے پرسنل معاملات میں دخل اندازی کرے یہ میں برداشت نہیں کرسکتا۔ سو جب میں تمہاری دوست سے شادی کرلوں گا تو انہیں گھر اور رشتے دار مل جائے گے۔ میری مام کو ایک بہو مل جائے گی اور مجھے مکمل آزادی......'' وہ اطمینان سے بولا اور جیہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھالا۔

''عفنان شاہ بے شک آپ نے بہت بڑی پرابلم میں ہماری مدد کی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس لڑکی سے جینے کا حق چھین لوں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو آفر آپ کررہے ہیں وہ ایک قید خانہ ہے۔ بلاشبہ آپ کے گھر والے بہت اچھے ہوں گے مگر ساری زندگی اس طرح نہیں گزاری جاسکتی۔ آئی ایم سوری عفنان شاہ ایک بے بس بے سہارا لڑکی سے اتنا بڑا فائدہ نہ اٹھائیں...... اور اپنی رقم کی طرف سے بے فکر رہیں ہم لوگ جلد ہی آپ کو لوٹادیں گے۔'' جیہ کو

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

اس پر بہت غصہ آیا تھا۔

''آپ ناراض مت ہوں ڈاکٹر...... میں نے تو بس ایک آئیڈیا پیش کیا تھا اگر پسند نہیں آیا تو اٹس او کے۔ میرا خیال تھا کہ وہ اور میں دونوں ہی مسئلوں میں گھرے ہیں تو دونوں ہی ایک دوسرے کے اچھے مددگار بن جائیں گے۔'' وہ مسکرایا۔ ''اور آپ کو رقم کے متعلق کوئی فکر پالنے کی ضرورت نہیں ہے اوکے۔'' وہ کہہ کر پلٹنے لگا۔

''میں تیار ہوں۔'' کی آواز پر وہ رکا اور جیہ چونکی۔ پھر جیہ تڑپ کر اس کے نزدیک آئی۔

''تم اپنے آج کے لیے اپنے کل کو خراب نہیں کرسکتی...... ساری عمر تم اس طرح کیسے گزار سکتی ہو۔ سہاگن ہوکر بھی...... تم سمجھنے کی کوشش کرو۔'' جیہ کو عضنان شاہ کی موجودگی کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح وہ کھل کر پارس سے بات کرے۔

''میں آج محفوظ نہ رہ سکی تو میرے لیے کل بیکار ہے۔ جیہ تم سمجھنے کی کوشش کرو۔'' وہ بے بسی سے بولی۔

''پلیز ایک منٹ پہلے آپ دونوں میری بات سمجھنے کی کوشش کریں یہ نکاح ہم صرف پیپر میرج کی طرح کریں گے بعد میں جب پارس اور میری پریشانی ختم ہوجائے گی اور ہمیں اپنی پسند کے لائف پارٹنرل جائیں گے ہم اس فرضی نکاح کا ڈرامہ ختم کردیں گے۔ میں تمہاری دوست کو تاحیات پابند نہیں کررہا۔ صرف ہیلپ کررہا ہوں۔'' جیہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو شادی کو بھی بزنس ڈیل کی طرح کررہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کا نکاح ہوا جیہ کی ناپسندیدگی کے باوجود وہ اس کے ساتھ آگئی۔ اس کے گھر والے اتنے اچھے ہوں گے اس کا اسے اندازہ نہ تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

''واٹ...... کیا...... کہہ رہے ہو۔'' مما، پاپا، ولید، طوبی اور چاچی سب کے حیرت سے منہ کھل چکے تھے۔ اطمینان اگر کسی کے چہرے پر تھا تو وہ ''مسٹر اینڈ مسز عضنان شاہ'' تھے۔

''آئی ایم سوری مما یہ میری غلطی ہے میں ہی آپ کو بتا نہیں پائی لیکن اب شاید ایک اچھا موقع ہے میں اسے گنوانا نہیں چاہتی۔'' وہ شرمندہ تھی۔ عضنان شاہ نے اس پر ایک بار پھر ایک احسان کردیا تھا۔ اسے آسٹریلیا بھیج رہا تھا اس نے صرف ہاؤس جاب نہیں کی تھی ڈگری تو اس کے پاس اے ون گریڈ کی تھیں۔

مما وغیرہ کو آج پتہ چل رہا تھا کہ وہ ایم بی بی ایس ہے اور پھر اسے بہت ساری نصیحتوں اور دعاؤں کے ساتھ مما اور فیملی نے رخصت کردیا۔ وہ اس کے ساتھ آسٹریلیا تک آیا تھا۔

''عضنان شاہ تھینک یو...... تھینک یو ویری مچ۔'' احساس تشکر سے اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ جب کہ وہ اسے مصنوعی خفگی سے دیکھنے لگا۔

''بیسٹ آف لک۔'' وہ مسکرایا۔ ''اب تم یہاں اپنی لائف میں بہت آگے جانا ہم پھر ملے تو ایسی روتی صورت سے نہ ملیں اوکے......'' اس نے کہا تو وہ آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرانے لگی۔ وہ چلا گیا اور اس کے لیے ایک نئی زندگی کا در وا کرگیا۔

وہاں بہت سے پاکستانی گھر تھے۔ اس کا کافی میل جول ہوگیا وہ اس گھر میں تنہا رہتی تھی اور رات میں اسے ڈر لگتا تھا۔ تبھی اس نے اپنی یونیورسٹی میں بات کی اور کئی لڑکیاں رینٹ پر اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہوگئیں تھیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

''سدرہ وہ بوڑھی عورت کس پر غصہ ہورہی ہے۔'' اپنے لیپ ٹاپ میں مکمل طور پر گم سدرہ نے چونک کر ندا کو دیکھا۔

''میں کیا اس بوڑھی عورت کی سیکرٹری ہوں جو وہ مجھے بتائے گی۔'' سدرہ نے منہ بنایا۔

''سدرہ وہ تم پر غصہ ہورہی ہے۔'' ندا نے اسے خفگی سے دیکھا۔

''تم نے پھر ان سے بدتمیزی کی۔'' ماہین نے اسے گھورا۔

''میرے خدا...... کتنی اچھی زندگی گزر رہی تھی پتہ نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ بوڑھی عورت کہاں سے ٹپک پڑی۔" ان کے فلیٹ کے بالکل سامنے ایک بوڑھی عورت آئی تھی۔ انہیں آئے ایک مہینہ ہو چکا تھا اور ان کی سدرہ سے ہونے والی یہ تیسری لڑائی تھی کیونکہ سدرہ ان چاروں میں سچ مچ انگریز بھی جبکہ ندا امریکن ہونے کے باوجود کپڑوں کی حد میں رہتی تھی لیکن سدرہ کے کپڑے آستینوں کے تو بغیر ہوتے تھے شاید اسے آستینوں کے متعلق پتہ ہی نہیں تھا۔

"ارے..... کتنے دن سے میں فارغ نہیں ہوئی۔ ان خاتون سے ملاقات کرنی تھی ناں مجھے بھی۔" وہ اتنی دیر میں کافی بنا چکی تھی۔

"ان کے سائے سے بھی دور رہو۔ ان کا بس نہیں چلتا اس آسٹریلیا کو پاکستان بنادیں ہر لڑکی کو برقعہ پہنا دیں اور ہر جگہ کو مسجد بنادیں۔" سدرہ بولتی جا رہی تھی اور ماہین اسے گھورتی۔ وہ اپنا کافی کا مگ خالی کر کے دھو کے شیلف میں رکھتے ہوئے مسکرا کر سدرہ کو سنتی رہی۔

"اب تو میرا اشتیاق اور بھی بڑھ گیا۔" اس کے کہنے پر سدرہ نے منہ بنالیا۔

"ایسا کرو بریانی لے جاؤ۔" ماہین پاکستان سے آئی تھی وہ اپنی اسٹیڈی کے ساتھ جاب بھی کرتی تھی اور وہ بھی اس سال اپنا ہاؤس جاب کمپلیٹ کر کے ہاسپٹل جوائن کر چکی تھی۔ سو وہ اس وجہ سے کم گھر پر نظر آتی تھی۔ جب کہ سدرہ اور لزا یونیورسٹی کے بعد گھومنے پھرنے کے رسیا تھیں۔ رات دیر تک گھر سے باہر رہنا ان کی ہابی تھی۔ سو وہ چاروں کم ہی گھر پر ہوتی تھیں۔ اس کے باوجود سامنے والی خاتون کو سدرہ کھٹک گئی تھی۔ وہ بریانی لے کر ان کے گھر آ گئی۔

"تم پارس ہو ناں۔" اس کے بیل بجانے سے قبل دروازہ کھلا اور وہ اسے دیکھ کر چونکیں۔

"ارے...... آپ نے کیسے پہچانا۔" وہ بھی حیران ہوئی۔

"ماہین نے بتایا تھا۔" وہ اسے راستہ دیتے ہوئے بولیں۔

"یہ آج ماہین نے بریانی پکائی ہے۔"

"وہ اچھی لڑکی ہے۔" وہ مسکرائیں۔

"تم بیٹھو میں تمہارے لئے کافی بناتی ہوں۔"

"اوہ نہیں...... میں ابھی پی کر آرہی ہوں۔ بس آپ بیٹھیں ہم باتیں کریں گے۔" وہ بریانی کی پلیٹ سامنے ٹیبل پر رکھ کر فریج سے اس کے لیے جوس کا پیکٹ لے آئیں۔ اس کے منع کرنے پر بھی انہوں نے زبردستی اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"آپ کے ساتھ اور کون رہتا ہے؟"

"میری اولاد نہیں ہے بیوہ عورت ہوں ایک بھتیجا ہے اسی نے فلیٹ خرید کر مجھے دیا ہے۔" ان کے اکیلے پن پر اسے افسردگی نے گھیرا۔ وہ کافی دیر ان کے پاس بیٹھی رہی اس کی گزرتے دنوں میں ان سے بہت بننے لگی اور انہیں اس سے بہت لگاؤ ہو گیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے پری تمہارے روپ میں خدا نے مجھے بیٹی دے دی ہے۔" اور وہ بھی اسے بہت عزیز ہو گئیں تھیں۔ ماہین کو اچھا لگا لزا کو کچھ فرق بھی نہ پڑا اور سدرہ اپنے جلاپے کا کھلے عام اظہار کرتی۔

"ان بوڑھی عورت کے ساتھ رہ رہ کر تم بھی ان جیسی بوڑھی ہو گئی ہو۔" سدرہ نے غصے سے کہا تو لزا اور ماہین مسکرا دی تھیں کیونکہ اس نے سدرہ کو کھڑے کھڑے پانی کی بوتل منہ سے لگانے پر ٹوک دیا تھا۔ وہ بھی مسکرانے لگی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"یس۔" دو سال ہو چکے تھے اسے آسٹریلیا میں لیکن جتنی خوش وہ ان دو ماہ میں رہنے لگی تھی ایسی خوشی اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی۔

"مہکتے گلابوں نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔" میل آن کر کے وہ مسکرا دی۔

"سورج آپ کو جگانے کے لیے آیا ہے۔"

"آپ نے چادر سے چہرہ جو باہر نکالا اس سے پہلے تارے چھپ گئے اور چاند شرمایا ہے۔"

"اف...... "وہ بے اختیار ہنس دی۔ پھر اس کے ہاتھ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

تیزی سے ٹائپ کرنے لگے۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ کچھ وقت آپ کو اپنے ساتھ بھی بتانا چاہیے۔" سات سے لے کر نو بجے تک اس کی پچیس میلیز تھیں۔

"تمہارے ساتھ رہوں یا اپنے ساتھ بات ایک ہے تمہیں دیکھتا ہوں تو لگتا ہے آئینہ دیکھ رہا ہوں تم سے بات کرتی ہوں تو لگتا ہے خود سے مخاطب ہوں۔ تم اتنی جلدی اتنے کم وقت میں کیونکر میرے اندر اتر گئیں۔ مجھے خبر نہیں ہے سو تم کیوں اور کیا جیسا کوئی سوال مت کرنا۔ تم سے محبت کی کوئی وجہ نہیں ہے میرے پاس۔" فوراً ہی دوسری طرف سے جواب آیا۔ اس کا سر فخر سے بلند ہوا تھا اور یہ سر اس وقت ہی بلند ہوتا ہے جب کوئی آپ کو سچے دل سے چاہتا ہو اور اس کی سچائی کا دل یقین بھی کرتا ہو اور ایسا کوئی بہت مشکل سے ملتا ہے بلکہ بعض لوگوں کو تو ملتا ہی نہیں ہے۔ وہ اس ہاتھ کو فوراً تھام لینا چاہتی تھی لیکن ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی اور وہ رکاوٹ تھی "جان البرڈ" وہ ایک غیر مسلم تھا اور پارس کی زندگی میں خوشی، ہنسی پیار سب لا چکا تھا۔ چھ ماہ قبل جب اس کی پہلی میل پارس نے پڑھی اور اس کی فرینڈشپ کو مثبت جواب دیا تب یقیناً اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ شخص اس کے لیے اتنی اہمیت اختیار کر جائے گا۔ شروع کے چار ماہ تک وہ صرف اس کے لیے سوالات کا ایک باکس تھا جو ہر وقت اس سے دین کے متعلق ہی باتیں کرتا رہتا تھا دو ماہ پہلے بہت اچانک باتوں کے درمیان اس نے پوچھا۔

"پارس مجھ سے شادی کرو گی۔" وہ پُرسوچ نگاہوں سے کئی لمحے میل کو دیکھتی رہی۔

"میں کسی جان البرڈ سے شادی نہیں کر سکتی ہاں کسی عاشر، مظاہر، عاشر کے متعلق سوچ سکتی ہوں۔"

"یہ سب کون ہیں۔" وہ حیران ہوا۔

"ہمارے مسلمان لڑکوں کے نام ہوتے ہیں۔" وہ مسکرائی۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہارے لیے اپنا دین چھوڑ سکتا ہوں۔" وہ اس کی بات پر گویا محظوظ ہوا تھا۔

"اوہ ہوں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے تو خوشی ہوگی تم اللہ کے لیے اللہ کے دین میں آجاؤ۔" اور اس نے کافی دیر تک جواب نہیں دیا۔

"تمہیں زیادہ کون سا نام پسند ہے۔" دوسرے دن صبح پہلی میل تھی اور اس نے خوشی سے نہال ہوتے ہوئے عاشر لکھا اور اگلے دو ماہ اس کی زندگی کے سب سے بہترین دن تھے۔ کوئی آپ کو بے پناہ چاہتا ہو یہ احساس ہی خوش کن تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀

"رمضان المبارک کا آغاز کب سے ہے۔" سدرہ کی کم علمی اف اف۔

"اگلے ہفتے سے۔" ماہین نے اسے گھورا۔ اس نے موبائل پٹخ دیا اور منہ بنا کر اوندھی صوفے پر گرنے کے انداز میں لیٹی۔

"کیا ہوا۔" لڑا نے اس کی پریشانی کو حیرت سے دیکھا اور اسے کون سے روزے رکھنے تھے جو وہ اتنا پریشان تھی۔

"مما نے آرڈر دیا ہے رمضان میں ان کے پاس آجاؤں۔"

"ہاں یار میں بھی سوچ رہی ہوں اس رمضان پاکستان جانے کے لیے۔" ماہین بھی اپنی فیملی سے ملنے کے لیے بے قرار تھی۔

"اوہ نو...... کیا ہوتا ہے گھر میں...... پابندی...... پابندی اور صرف پابندی۔" سدرہ کی گھر سے اتنی بے زاریت اسے یک دم دو سال پیچھے لے گئی۔

"کیا ملتا ہے گھر میں۔" جب یہ جملہ اس نے عفنان شاہ کے لبوں سے سنا تھا تو اسے لگا کہ وہ واحد انسان ہے جو گھر سے بیزار ہے مگر نہیں۔ اس جیسے لوگ اس دنیا میں بہت تھے سدرہ بھی اس جیسی ہی تھی پہلے روزہ سے دو دن پہلے وہ دونوں چلی گئیں۔

❀ ❀ ❀ ❀

"عید پر مجھ سے کیا گفٹ لوگی۔" پہلی سحری کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

پہلی میل۔
"تمہاری دید میری عید کا سب سے بڑا گفٹ ہے۔"
وہ مسکرادی لیکن اس کے بعد تو دوسری طرف ایسی خاموشی چھائی کہ انتیس روزے گزر گئے۔ اسے پریشان ہونا تھا لیکن وہ نہیں ہوئی اسے میلز پر میلز کرنی چاہیے تھیں لیکن اس نے نہیں کیں کیونکہ اسے پتہ تھا کہ وہ شخص اس کا ہے کہیں جا ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ اس سے دور جانا ہی نہیں چاہتا اگر وہ اس کا نہیں ہوتا تو کبھی بھی اس کی زندگی میں نہیں آتا۔ وہ اس سے چاہے جتنی بے نیازی برت لے جتنی بھی اس کی طرف سے بے پروا ہو جائے وہ اس کا ہی رہے گا۔ اس سے سایے کی طرح جڑا رہے گا کیونکہ وہ اس سے بے حد پیار کرتا تھا۔ بے حد پیار اور اس کے پیار کا وہ بہت اچھی طرح اندازہ کرسکتی تھی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁ ...... ❁

"یہ سوٹ میں نے تمہارے لیے آرڈر پر پاکستان سے بنوایا ہے۔" چاند رات کو وہ ثانیہ آنٹی کے گھر آئی تو انہوں نے وائٹ غرارہ سوٹ اس کے سامنے پھیلایا۔
"میں نے اس طرح کے سوٹ کبھی نہیں پہنے۔" وہ مسکرادی۔
"واؤ شاندار...... یہ بہت خوب صورت ہے۔" لزا کی بھی پل بھر میں نگاہیں خیرہ ہوئیں۔ وہ سچ مچ ایک بہت خوب صورت اور نگاہیں چکا چوند کردینے والا سوٹ تھا۔
"لیکن میری بیٹی کے لیے میں نے بنوایا ہے سو وہ انکار نہیں کرسکتی۔" انہوں نے پیار سے کہا وہ مان گئی اور صبح ہی نماز پڑھ کر وہ تیار ہوگئی ساتھ ہی اس نے لزا کو بھی تیار کرلیا ساری عید کی شاپنگ بھی اس نے پہلے ہی کرلی تھی۔ وہ پچھلے سال عید پر اتنی خوش نہیں تھی۔ اس نے کوئی تیاری تک نہیں کی تھی۔ پچھلے سال لیکن اس بار چونکہ دل میں موسم بہار تھا سو عید بھی اچھی لگ رہی تھی۔ نماز کے بعد وہ لزا کو لے کر نیچے کمیونٹی ہال میں آگئی وہاں بہت سی پاکستانی فیملیز جمع تھیں ان سب نے خوب ہلا گلا کیا۔ اس نے سارا دن بچوں کے ساتھ مل کر خوب انجوائے کیا۔ بچوں کو جب اس نے پکڑم پکڑائی اور پٹھو گرم جیسے کھیل سکھائے تو بچوں کے ساتھ بڑوں نے بھی مزا کیا۔ مغرب کی نماز بھی اس نے نیچے ہی ادا کی پھر اوپر آ کر کھانا کھایا اور عشاء کی نماز ادا کی۔
"آج میں نے بہت انجوائے کیا۔" لزا کافی بنالائی۔
"تم تو ڈاکٹر کے بجائے جوکر لگ رہی تھیں۔" وہ مصنوعی خفگی سے دیکھتی مسکرادی۔ پھر وہ اٹھی اور چہرے پر ہلکا سا بیس لگا کر آئی لائنر اور لپ اسٹک پھر سے لگائی تو لزا چونک گئی۔
"تم کہاں جارہی ہو۔"
"کوئی لینے آئے گا تو جان لے گا ناں۔" وہ مسکرائی۔
"تمہیں کون لینے آرہا ہے۔" لزا پہلے سے بھی زیادہ بری طرح چونک گئی اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی دروازے پر بیل ہوئی تو لزا اسے دیکھتی باہر نکل گئی اور اس نے کیچر نکال کر تیزی سے بالوں میں برش پھیرنا شروع کردیا تھا اسے معلوم تھا کہ دروازے پر کون ہے؟ اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔
"یاری تمہارے مریض آئے ہیں کہہ رہے ہیں۔ دانتوں میں درد ہے کوئی پین کلر ملے گا۔" لزا کی آواز پر وہ چونکی یہ کون آ گیا اس وقت۔ وہ بالوں میں کیچر لگائے بنا ہی تیزی سے باہر نکلی اور اگلے پل وہ سن سی کھڑی رہ گئی۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے ساتھ ایسا ہوسکتا ہے اس کے قدم لڑکھڑائے تھے اس سے پہلے کہ کہیں وہ گر ہی پڑتی آنے والے نے تیزی سے اسے سنبھالا۔
"اوکے لزا صبح ملتے ہیں۔" وہ اس کا ہاتھ کلائی سے تھامے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔
"اوکے...... بیسٹ آف لک۔" لزا کی مسکراہٹ کہہ رہی تھی کہ وہ اسے پہلے سے جانتی تھی۔ اس نے سامنے بڑھ کر ثانیہ آنٹی کے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔ فلیٹ کسی دلہن کی مانند سجا ہوا تھا وہ اتنی شاکڈ تھی کہ اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت گم ہوگئی تھی۔
"آ...... آپ......!" وہ اسے صوفے پر بٹھا کر جگ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRA
FOR PAKISTA
Scanned with CamScanner

سے گلاس میں پانی لے کر اس پر گرانا ہی چاہتا تھا کہ وہ بوکھلا کر بولی۔

"اوہ تھینکس تمہیں ہوش آ گیا ورنہ میں پانی پھینکنے والا تھا تم پر۔" اس نے گلاس رکھا۔

"آپ یہاں کیسے اور باقی سب کہاں ہیں مما پاپا' ولید' طوبیٰ اور چچی سب لوگ آئے ہیں آپ کے ساتھ؟" اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نظروں سے سب کو تلاشا۔

"نہیں میں اکیلا آیا ہوں۔" وہ اس کے برابر میں گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے صوفے کی پشت گاہ سے سر ٹکا گیا۔

"کشمالہ کہاں ہے...... وہ بھی آئی ہے آپ کے ساتھ؟" اس کے لہجے میں کشمالہ کے لیے بھی اتنی خوشی اور پیار تھا جیسا مما اور پاپا اور ولید کا پوچھتے وقت تھا۔ وہ سیدھا ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"میں اپنی کسی بھی گرل فرینڈ کو ملک سے باہر نہیں لے جاتا۔" کشمالہ کے لیے گرل فرینڈ کے الفاظ اسے قدرے چونکا گئے۔

"جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ باہر جا کر میں نئی گرل فرینڈ بنا لیتا ہوں۔" اس بات پر اس کے گال تمتما اٹھے تو کیا وہ یہاں اسے اپنی گرل فرینڈ سمجھ رہا تھا۔ جب کہ وہ اس کے سرخ پڑتے چہرے اور جھلکتی ناگواری کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔

"میں اپنی ایک گرل فرینڈ کے قصے دوسری کو نہیں سناتا۔" وہ اس کے خیالات کو پڑھ رہا تھا جیسے۔ "یونو میں اپنی فیملی ممبر اینڈ فرینڈ سے بھی اس متعلق بات نہیں کرتا۔" وہ اُلجھی پھر اس سے کیوں کر رہا تھا وہ نہ تو اس کی فرینڈ تھی نہ فیملی ممبر اور نہ ہی گرل فرینڈ۔

"آپ نے اب تک شادی نہیں کی کشمالہ سے؟" وہ حیران ہوئی۔

"نہیں۔" ازلی بے پروائی سے کہا۔

"مگر کیوں؟" اسے اچنبھا ہوا۔

"اس کی ناک اچھی نہیں تھی۔" ساری بے نیازی' بے پروائی کو پس پشت ڈال کر وہ بے بسی سے بولا تو پارس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"ناک اچھی نہیں تھی۔" وہ بڑبڑائی۔

"ہاں ناں...... تمہارے جیسی اچھی نہیں تھی۔" وہ جو حیرت کی زیادتی سے اس کے قریب جھک سی گئی تھی اچھل کر پیچھے ہوئی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وجہ اس کی ناک ہو گی۔

"مجھے سونے نہیں دیا مجھے کھانے پینے نہیں دیا۔ مجھے ہر لمحہ پریشان رکھا۔ مجھے کشمالہ کا ہونے نہیں دیا اور ان سب میں جانتی ہو قصوروار کون ہے؟"

"کون......؟" وہ بالکل گم صم ہوئی۔

"تمہاری یہ ناک اور اس میں چمکتی یہ لونگ۔" اس نے اس کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلائی جس میں وہی لونگ تھی جو مما نے اسے پہنائی تھی۔

"تم نے کہا تھا ناں پری کہ اپنوں کو محسوس کیا کریں میں نے انہیں محسوس کیا مگر تب جب بتانے والی نہ رہی ولید سے ہار جانے کی خوشی' مما کے ساتھ مل کر ڈھیروں باتیں کرتے ہوئے ان کے چہرے کی چمک' پاپا کے سر پر میں مساج کر کے' چچی کے ساتھ ڈھیر ساری شاپنگ کر کے اور پتہ ہے جیسے تم میرے بجائے ولید کی سائیڈ لیتی تھیں ایسے جب میں ولید کے بجائے طوبیٰ کی بے جا سائیڈ لیتا تو ولید جل کر کہتا' پری کو آنے دو پھر ہم پارٹنر مکمل ہو کر آپ کی ایسی درگت بنائیں گے میں نے ان سب کی خوشیوں کو محسوس کیا۔ میں نے وہی زندگی گزاری پری جو تم چاہتی تھیں۔" وہ سرشار سا بولے جا رہا تھا اور وہ سنجیدہ سی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"تم حیران ہو ناں؟" وہ مسکرایا وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی اچانک آمد پر شاک ہے۔ "تمہیں یقین نہیں آ رہا ناں...... پری مجھے تم سے محبت کا سب سے پہلے احساس ہوا تھا۔ اس احساس نے باقی سب کا احساس کروا دیا۔" وہ مسکرایا لیکن وہ اسی طرح سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی۔

"کیا ہوا پری...... کیا تمہیں اچھا نہیں لگا؟" وہ اس کی

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سنجیدگی سے الجھنے لگا وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ نے وہ زندگی گزاری جو میں چاہتی تھی۔" وہ گیلری کی طرف آ گئی۔ اسے لاؤنج میں ایک عجیب گھٹن ہوئی تھی۔

"تو میں نے بھی وہی زندگی گزاری جو ہماری ڈیل ہوئی تھی۔" وہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اس کی بات پر چونکا اور ڈیل یاد آنے پر اس کے لب بھینچ گئے۔

"میں نے آج صبح فیملی کو ساری سچائی بتا دی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ نے جو مجھ پر احسان کیا ہے بدلے میں آپ کو اپنی فیملی کی مخالفت کا سامنا ہو۔ اسی لیے میں نے انہیں میسل کر دی جس میں ساری سچائی لکھ دی ہے اور کل میں آپ سے بات کرنے والی تھی کہ مجھے اب آزادی سے جینا تھا آپ کا قرض اتار دیا ہے ان دو سالوں میں محنت کر کے اور رہا آپ کا احسان تو وہ میں ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔" وہ کہتی جا رہی تھی اور عضنان شاہ کی سرشاری خوشی سنجیدگی میں بدلتی جا رہی تھی۔

"کون ہے وہ؟ جس کے لیے تم نے یہ سب کیا۔"

"جان البرڈ۔" جواب سن کر اس کی سنجیدگی تناؤ میں بدلی۔ "لیکن اب وہ حاشر بن چکا ہے۔" وہ بے حد خوش تھی۔

"کہاں ملا تمہیں۔" اس نے دانتوں پر دانت جمائے پری کا لہجہ وہی تھا جو کبھی عضنان شاہ کا کشمالہ کے لئے ہوتا تھا محبت لیے خوشی لیے مگر عضنان شاہ کے انداز وہ نہیں تھے۔ جو پری کے ہوا کرتے تھے یعنی دوستانہ مزاج لیے۔

"ہم آج ملنے والے تھے۔" پھر وہ اسے سب کچھ بتانے لگی۔

"اس طرح سے چیٹنگ کرنے والے پر تمہیں اتنا یقین ہے تمہیں لگتا ہے وہ آئے گا۔" وہ حیران ہوا۔

"مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ وہ آئے گا۔" اس پر اعتبار کے جتنے بھی الفاظ وہ بول سکتی تھی بول گئی۔

"اور اگر وہ نہیں آیا تو......؟"

"کیا مطلب وہ کیوں نہیں آئے گا۔" وہ چونکی۔

"اس دنیا میں ہر بات سچ نہیں ہوتی اور یوں انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے کی جانے والی دوستیاں محبتیں تو بالکل بھی سچ نہیں ہوتیں۔" وہ اکھڑے اکھڑے بولا۔

"میں آپ کی بات سے اختلاف تو نہیں کروں گی مگر یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ مجھے البرڈ کے متعلق ایسا نہیں محسوس ہوا کہ وہ مجھے چیٹ کر رہا ہے۔" وہ پُر یقین تھی۔

"اوکے...... اسے آنا تھا آج پھر اب تک وہ کیوں نہیں آیا۔" وہ واپس پلٹ کر صوفے پر بیٹھ گیا تو وہ بھی گہرا سانس لے کر واپس آ بیٹھی۔

"گھر میں سب کیسے ہیں؟" اس نے اس کے سوال کو نظر انداز کر دیا۔ تو اس کے سوال کا جواب دینا عضنان شاہ نے بھی ضروری نہ سمجھا۔ بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

ثانیہ آنٹی کے دیئے غرارے سوٹ میں وہ گویا خود بھی چمک رہی تھی۔

"آپ ثانیہ آنٹی کو کیسے جانتے ہیں۔" اسے یک دم یاد آیا کہ وہ ثانیہ آنٹی کے گھر میں ہے۔

"وہ میری پھوپو ہیں۔" اس نے اسے دیکھا وہ اچھی لگ رہی تھی۔ "اور اس وقت لزا کے پاس ہیں۔"

"سگی پھوپو...... تو پھر میں ان سے پہلے کیوں نہیں ملی۔" وہ حیران ہوئی۔

"کتنا اشتیاق ہے تمہارے لہجے میں میرے رشتے داروں کے لیے۔" وہ قدرے خفگی سے بولا۔ وہ چونکی۔

"اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کیا پتہ اسے مجھ سے بھی کوئی لگاؤ ہو۔" وہ جو اسے دیکھ رہی تھی اس کے اس طرح کہنے پر ہڑبڑا گئی۔ "تمہیں نہیں لگتا تم میرے ساتھ غلط کر رہی ہو۔ تم مجھ پر اس شخص کو فوقیت دے رہی ہو جسے تم ٹھیک سے جانتی تک نہیں ہو۔ اس کا نام و پتہ اس کا کام حتیٰ کہ اس کے چہرے سے بھی ناواقف ہو تم۔" اس کی برہمی برقرار تھی۔

اور پارس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ عضنان شاہ کو کیسے یقین دلائے کہ اس کے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں ہوا کیونکہ جان البرڈ ابھی تک نہیں آیا تھا جب کہ 12 بجنے میں صرف

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

تین منٹ باقی تھے۔
''اگر وہ آج رات نہیں آیا تو کیا کروگی؟''
''وہ نہیں آئے گا میں نے ایسا نہیں سوچا پھر آگے کیا کروں گی کیسے کہوں؟''
''تم میرے ساتھ چلوگی؟'' اس بے نیازی سے آفر کی کہ وہ چونکی۔
''یہ جان کر بھی کہ میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں۔'' وہ اسے بغور دیکھنے لگی۔
''تم نے بھی تو میری سو گرل فرینڈ برداشت کی تھیں میں تمہارا ایک بوائے فرینڈ سہہ لوں گا۔'' اس کے لہجے میں اس کی مخصوص بے پروائی تھی لیکن پارس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔
''ایکسکیوزمی آپ کی طرح فلرٹی نہیں ہوں میں۔''
''تم نہیں ہو مجھے معلوم ہے تبھی تو آیا ہوں تمہارے پاس مجھے تم جیسی لڑکی ہی چاہیے تھی۔''
''دنیا میں بھرمار ہے مجھ جیسی لڑکیوں کی۔'' وہ چڑی۔
''بات مت پکڑو تم جیسی نہیں تم ہی چاہیے ہو مجھے۔'' وہ بچوں کے سے ضدی انداز میں بولا۔ اندر سے تو پارس کو بڑی ہنسی آئی مگر بظاہر وہ اسے گھورتی رہی اور وہ اس کے قریب چلا آیا۔
''اتنا پیار کروں گا پری تمہیں کہ تم اس جان وان کو بالکل بھول جاؤں گی۔'' اس سے پہلے وہ کچھ کہتی دروازہ بجا۔
''اوہ لگتا ہے جان مطلب حاشر آگیا۔'' وہ چونکی۔
''وہ کیسے آسکتا ہے۔'' عفنان شاہ پُریقین تھا کہ وہ آہی نہیں سکتا۔ عفنان شاہ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایک کیوٹ سا انگریز لڑکا کھڑا تھا۔
''کون ہو تم؟'' عفنان شاہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔
''میں پاری کا دوست ہوں۔''
''حاشر......؟'' یک دم وہ تیزی سے دروازے پر آئی تھی۔ وہ لڑکا مسکرایا۔
''یس۔''
''میں حیران تھی کہ آپ کیوں نہیں آئے۔'' وہ حیرت زدہ سی ہنس دی۔
''شٹ اپ یہ کوئی حاشر واشر نہیں ہے۔'' عفنان شاہ یک دم چیخا تو وہ دونوں ہی چونک گئے۔
''کون ہے تو اور کیوں یہ جھوٹ بول رہا ہے۔'' عفنان شاہ نے غصے سے اس کا گریبان پکڑا۔
''پلیز عفنان شاہ چھوڑیں اسے۔ آپ...... آپ اوور ہورہے ہیں۔'' وہ چیخی۔ اس کے ہاتھ سے اس نے حاشر کا گریبان چھڑوایا۔
''یہ جھوٹ بول رہا ہے۔''
''آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔'' وہ جھنجھلائی۔
''مجھے پتہ ہے......'' وہ پُریقین تھا لیکن کیوں؟''
''کیا پتہ ہے آپ کو۔'' وہ حیران ہوئی جب کہ حاشر نامی وہ شخص مطمئن تھا۔
''یہ جان البرڈ نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں ناں۔''
''مگر آپ کیوں کہہ رہے ہیں۔ یہ ہی جان البرڈ ہے اس نے مجھے بتایا تھا۔ امریکی ہے اور دیکھیں یہ چہرے سے ہی امریکی لگتا ہے۔'' وہ اب نہ حیران تھی نہ پریشان۔ عفنان شاہ نے نوٹ کیا تھا مگر وہ دونوں ہی عفنان شاہ کو پریشان کرکے خط اٹھا رہے تھے۔
''میں نے کب بتایا امریکی ہونے کا۔ آپ کی بات کس نے کی میں تو جان البرڈ کی بات۔''
''ارے وہ میں ہی تھا۔'' وہ اس کی بات جھنجھلا کر کاٹ گیا۔
''مطلب...... آپ مجھے۔'' وہ خود ہی رک کر اسے دیکھنے لگی۔
''ہاں...... میں ہی جان البرڈ بن کر تم سے باتیں کرتا رہا۔'' بچوں کے سے ناراض لہجے میں کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے وہ رخ پھیر کر کھڑا ہوگیا۔
''تھینکس انتھونی۔'' وہ مسکرا کر باہر کھڑے لڑکے کی طرف مڑی تو وہ چونکا مطلب وہ لڑکا البرڈ نہیں تھا۔
''اٹس او کے فرینڈ۔'' کہتے ہوئے وہ عفنان شاہ کی

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

طرف مڑا۔

"میں لزا کا بوائے فرینڈ ہوں میں لزا سے ہی ملنے آیا تھا کہ پارس کا میسج آیا کہ میں سامنے والا ڈور بجا کر کہوں کہ میں پارس کا دوست ہوں اور آگے کیا تماشہ ہوتا ہے میں مطمئن ہو کر دیکھتا رہوں۔" وہ مسکرایا تو عضنان شاہ نے پارس کو دیکھا جو جانے کب پلٹ کر صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

"ابھی تو میں جارہا ہوں پارس مگر بتانا بعد میں..... آخر یہ کیا ڈرامہ تھا۔" وہ پلٹا تو عضنان شاہ نے دروازہ بند کر دیا اور مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"مجھے آپ کی آئی ڈی پتہ تھی سو میں اکثر آپ کو چیک کرتی تھی۔" اس کے یوں کہنے پر وہ چونکا۔ اسے اندازہ تک نہ تھا کہ وہ اس لڑکی کے ہاتھوں مار کھا جائے گا۔

"میرے پاس جان البرڈ کی پہلی میل آئی تو میں کنفیوژ ہوگئی ایک لڑکے کو میں جواب دینا نہیں چاہتی تھی مگر اس نے کافی گہرا دینی مسئلہ پوچھا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کروں تبھی میں نے آپ کی پرسنلز کو چیک کیا میرے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ جان البرڈ بن کر بات کررہے ہیں لیکن وہی میل آپ کے پاس سیو تھی میں نے جواب دیا تو وہ آپ کے پاس مجھے مل گئی۔ پھر آپ نے چار ماہ ان مسائل کو مجھ سے پوچھا مجھے یہ ہی لگتا رہا کہ آپ کو اچھا نہیں لگ رہا کہ آپ عضنان شاہ مجھ سے ایسے سوال کریں تبھی آپ اپنی پہچان چھپا رہے ہیں لیکن جب آپ نے کہا 'مجھ سے شادی کروگی؟' تب میں الجھ گئی لیکن میں نے پھر بھی اس سلسلے کو جاری رکھا مجھے معلوم تھا کہ آج آپ آنے والے ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتی تھی کہ آپ یہ سب کیوں کررہے ہیں۔"

"تمہیں جاننا بھی نہیں چاہئے کہ میں نے یہ سب کیوں کیا؟" وہ اس کے قریب آ گیا۔

"مگر میں تو جان چکی ہوں۔" وہ استہزائیہ لہجے میں بولی تو وہ اس سے ایک قدم کے فاصلے پر رکا۔

"آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کا احسان مجھ پر ہمیشہ بنا رہے کہ میرے بوائے فرینڈ نے مجھے چیٹ کیا اور آپ اتنے عظیم ہیں کہ میرے بارے میں یہ سب جان کر بھی مجھے اپنالیا اور اس طرح میں جب کبھی آپ کی گرل فرینڈ کو کچھ کہتی تو آپ کے پاس بھی میرے لیے ایک طعنہ ہوتا۔" اس کے منہ بنا کر کہنے پر وہ گہرا سانس لیتا اس کے قریب چلا آیا۔

"بیوی کو ناں اتنا ذہین ہونا نہیں چاہئے۔" وہ اس کے برابر میں بیٹھا۔

"لیکن اگر شوہر آپ جیسے ہوں تو یقیناً بیوی کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔" وہ مسکرائی۔

"تم نے مما پاپا کو سب کچھ سچ بتادیا۔" یہ بات اسے بہت چبھ رہی تھی۔

"نہیں۔ میں اپنے اندر ایسی ہمت نہیں پارہی ہوں۔" وہ قدرے افسردہ ہوئی۔

"پتہ ہے پری مجھے کب یہ احساس ہوا کہ میں تم سے پیار کرنے لگا ہوں۔ اس روز جب تم مما کے کمرے میں تھیں میں اپنے کمرے میں داخل ہوا اور تمہیں نہ پا کر میرا تو جیسے دم گھٹ گیا۔ میں نے تمہیں مما کے کمرے کے علاوہ ہر طرف دیکھ لیا باہر نکل کر واچ مین سے پوچھا۔ چند ہی لمحوں میں سانس لینا مشکل ہوگیا تھا اور جب میں نے تمہیں دیکھا تو پری تو تم بہت بے قراری سے میری طرف بڑھی لیکن تمہاری وہ بے قراری میری ذات کے لیے نہیں تھی وہ میری محبت نہیں صرف مجھ سے ملنے والا احساس تحفظ تھا۔ اس وقت جب تم رو رہی تھیں تو میں صرف ایک بات سوچ رہا تھا اور بات یہ تھی کہ پری کو اپنے احسان کے ملبے سے مجھے نکالنا ہوگا۔ اسے تحفظ مجھ سے ملے کسی ڈر یا خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ اس میں صرف محبت ہو تبھی میں نے تمہیں یہاں بھیجا ان گزرے سالوں میں تمہارا خوف ڈر سب ختم ہو چکا تھا۔ اسی لیے اب تمہیں صرف مجھ سے محبت کرنی ہے اور پتہ ہے میں یہ بھی نہیں پوچھوں گا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو کیونکہ ثابت ہوگیا ہے تم مجھ سے جانے کب سے محبت کرتی ہو۔" وہ اپنی ہتھیلی اس کے آگے کرتے ہوئے آخر میں مسکرایا تو وہ جو اسے بغور دیکھ رہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
Scanned with CamScanner

تھی اس کے یوں کہنے پر گڑبڑائی۔ اس کی ہتھیلی پر وہی لونگ جگمگا رہی تھی۔

''یہ سوٹ ثانیہ آنٹی نے پاکستان سے منگوایا ہے؟'' اس کے لہجے میں تھا کہ وہ بتا نہیں رہی حقیقت پوچھ رہی ہے۔

''میں نے ثانیہ پھوپو کو لاکر دیا تھا۔'' اس نے مسکرا کر جواب دیا لیکن وہ کڑے تیوروں سے اسے دیکھتی رہی ابھی بہت کچھ تھا جس کے آگے عضنان شاہ جواب دہ تھا۔

''اس لونگ کو لانے کی وجہ؟''

''اس لونگ نے پہلے دن ہی مجھے تمہاری طرف متوجہ کرلیا تھا۔'' اس نے بے یقینی سے کہنے والے کو دیکھا مگر وہ سچ کہہ رہا تھا یقین کرنا پڑا۔

''آپ نے کہا تھا کہ آپ اپنی فیملی ممبرز اور اینڈ فرینڈ سے بھی گرل فرینڈ کے متعلق بات نہیں کرتے پھر مجھ سے کیوں کی میں آپ کی کون ہوں۔''

''تم......!'' وہ اسے نگاہوں میں محبت چاہت کا ہر رنگ لیے دیکھنے لگا۔

''میرا آئینہ ہو' کہا تھا' بتایا تھا مت پوچھو کہ اس محبت کی وجہ کیا ہے۔'' وہ اس کے سر پر اپنا سر ٹکاتے ہوئے بولا۔ اس کی پلکیں لرز کر جھک گئیں مگر ابھی کچھ اور بھی پوچھنا تھا۔

''مگر وجہ تو آپ نے بتائی تھی کہ میری ناک ہے۔'' اس نے وجہ اور ناک کو جما کر ادا کیا تو عضنان شاہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''اب میں کیا کروں اگر تمہاری ناک نے ہی مجھے متاثر کیا تو؟'' وہ قدرے بے چارگی سے بولا۔

''آپ میرے لیے کیا کیا کرسکتے ہیں۔'' وہ آج ہی تفصیلی انٹرویو کرنا چاہتی تھی۔

''کچھ بھی۔''

''تو پھر اس بلڈنگ کا ایمرجنسی ہارن بجا کر آجائیں۔''

''واٹ......!'' وہ اچھل پڑا۔

''چلیں ناں۔ بہت مزہ آئے گا۔'' وہ بچوں کے سے لہجے میں خوشی سے بولی۔

''میرے خدا۔ میری اس سوبر سی وائف کو اس طرح کی حرکت کرکے مزہ آتا ہے...... کہیں میں بے ہوش نہ ہوجاؤں۔'' وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسے ولید یاد آ گیا کتنا اچھا بچا رہتا تھا وہ اپنے بھائی کو اور وہ محویت سے اسے دیکھتا رہا بلاشبہ وہ بہت خوب صورت نہیں تھی لیکن بہت اچھی ضرور تھی۔ اس لڑکی نے اسے اس کے ہی گھر والوں کے بیچ رہنا سکھا دیا تھا۔

''جب تم سب کچھ جانتی تھیں تمہیں پتہ تھا کہ میں آنے والا ہوں پھر تم اتنا شاک کیوں ہوئیں۔ تم نے میرے ساتھ ڈرامہ ضرور کیا تھا لیکن وہ پہلا لمحہ جو تمہیں شاکڈ کرگیا وہ سچ تھا۔ صحیح بتاؤ کیوں حیران تھیں اتنا مجھے دیکھ کر۔'' وہ یک دم سے بولا۔

''ہاں میں شاکڈ تھی۔'' وہ چونکی اور پھر مسکرادی۔

''میں اپنے دل پر شاکڈ تھی میں اس کی ضد پر حیران تھی وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ......'' وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

''کیا...... بتاؤ ناں؟'' وہ الجھا اور اس نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

''وہ کہہ رہا تھا کہ آپ کو عید مبارک کہہ دوں۔'' وہ چونکا اور پھر ہنس پڑا۔

''تمہیں بھی ایسی خوشیوں بھری ہزاروں عیدیں مبارک ہوں۔'' اس نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کرلیا۔ وہ بہت سی زندگی میں آنے والی لڑکیاں چھوڑ کر اس کے پاس چلا آیا تھا۔ ان کا ملن کہیں آسمانوں میں طے تھا اور جو بات لکھ دی جائے وہ ہر حال میں ہوکر رہتی ہے۔ جیسے اب وہ ہمیشہ کے لیے ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کے نام اپنی زندگی کر چکے تھے۔

PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner